دل پسند تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مولانا ابومجاہد نعمت اللہ قاسمی سوپولوی

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا (الحدیث)

دلپسند تقریریں

اے کاش ہوجائے مری تقریر دل پسند
ہوجائے مرے خواب کی تعبیر دل پسند

ادارہ فیضان حضرت گنگوہی رح

ترتیب

ابومجاہد نعمت اللہ قاسمی سوپولوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اکل کوا، نندوبار، مہاراشٹر

ناشر
کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلات

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب : دل پسند تقریریں

مرتب : ابو مجاہد نعمت اللہ قاسمی سوپولوی

کمپیوٹر کتابت: (محمد عیاض قاسمی) فون 222031
ٹیکنو گراف کمپیوٹنگ سسٹم، محلہ خانقاہ، دیو

ناشر : کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

سن اشاعت : ۲۰۰۲ء

طباعت :

قیمت :

﴿ملنے کا پتہ﴾

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

تقاریظ	۵
تعارف	۹
کچھ باتیں اپنی بھی	۱۴
مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات	۱۶
نظم	۱۸
ترانہ دارالعلوم دیوبند	۲۰
تمام انبیاء کا پیغام وحدانیت کی پہچان	۲۴
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں	۳۰
حالات حاضرہ پر ایک نظر	۳۷
دعوت وتبلیغ اصلاح کا بہترین ذریعہ	۴۵
آہ! جنید وقت وسرپرست جامعہ حضرت مولانا قاری صدیق صاحب باندویؒ	۵۲
حفظ قرآن کی اہمیت وفضیلت	۵۷
استاذ کا ادب واحترام	۶۲
سود کی حرمت اور اس کے نقصانات	۶۷
مدارس اسلامیہ اور طلبہ کی ذمہ داری	۷۲
بدعتیوں کے مسیحا پر ایک نظر	۷۷

Scanned by CamScanner

انتساب

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند

اور مدرسہ اسلامیہ عربیہ چھٹی سوپول (بہار) کے نام

جن کی گود میں پل کر کچھ لکھنے اور بولنے کا شعور پیدا ہوا

اور

اپنے مشفق و مربی والدین اور جدّین کے نام

جن کی کوشش اور نیم شبی دعاؤں کی برکت سے

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کی سعادت حاصل ہوئی

اور

اپنے ان تمام مخلص اساتذہ کرام کے نام

جن کے سامنے احقر نے زانوئے تلمذ طے کیا

جن کی تعلیم و تربیت میں رہ کر بندہ اس قابل ہوا

Scanned by CamScanner

تقریظ فقیہ العصر محدث وقت حضرت مولانا عبد الحق صاحب اعظمی زید مجدہٗ
شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم . اما بعد.

عزیز گرامی، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ''زیدت معالیکم''

استاذ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کی کتاب ''دل پسند تقریریں'' اپنی آنکھ کی خرابی کی وجہ سے خود تو دیکھنے کی سعادت سے محروم رہا، لیکن بعض احباب سے مختلف مقامات کو پڑھوا کر سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

الحمد للہ مضامین کی عمدگی، اور زبان کی چاشنی، اور مستند واقعات وتمثیلات سے بے انتہاء مسرت ہوئی، اور تہہ دل سے مؤلف موصوف کیلئے بے انتہاء دعائیں نکلیں، کہ اللہ جل شانہ موصوف عزیز کو دیگر دینی خدمات کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔

پیش نظر کتاب ان طلبائے عربیہ کے لیے بے حد مفید ہے جو تقریری میدان میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت عامہ نصیب فرمائے اور مؤلف عزیز کو اجر جزیل عنایت فرمائے۔ ؎

آمین آمین لا أقول بواحدةٍ
حتیٰ یُضَمَّ الیها ألف أمینا

عبد الحق غفرلہ

خادم دار العلوم دیو بند (۲۵ رمحرم الحرام ۱۴۲۳ھ)

تقریظ

حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب دامت برکاتہم

رئیس جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا (نندربار) مہاراشٹر

ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ. اما بعد

جب ہم تاریخ کے دریچے سے جھانک کر دیکھتے ہیں تو عظیم عظیم انقلابات کے پس پردہ جو شئی کارفرما نظر آتی ہے، وہ یہی تقریر وخطابت کی قوت اور مافی الضمیر کی ادائیگی میں فصاحت و بلاغت کی صلابت ہے، بڑے بڑے سورماؤں اور پتھر دل انسانوں کو بھی زور بیان سے زیروزبر ہوتے ہوئے دیکھا گیا ہے، قرآن حکیم کا یہی تو خاص اعجازی نکتہ ہے کہ اس کی سحر آفرینی کے سامنے عرب کے کٹر مشرکین بھی اپنے عقیدے سے یک لخت پھر گئے یا تلاوت کلام پاک نے انہیں اپنے عقائد کے متعلق سوچنے پر مجبور کردیا، ٹھیک اسی طرح جب کبھی مسلمانوں کی صفیں متزلزل اور میدان عمل وجہاد میں پس وپیش سے دوچار ہوئیں تو خطباء ومقررین نے اپنے زورِ بیان سے ان میں نئی جان ڈال دی اور سر پر آئی ناکامی، کامیابی وکامرانی میں تبدیل ہوگئی، اس لیے میں تو ہمیشہ طلباء عزیز کے درمیان یہ بات کہتا رہتا ہوں کہ انقلابات زمانے میں ممبر سے آتے ہیں یعنی اگر لوگوں میں اسلامی روح واسلامی جذبہ بیدار کرنا ہوتو ہر طالب علم میدان خطابت کا

Scanned by CamScanner

شہسوار بنے۔

یوں تو مدارس اسلامیہ کے طلباء عزیز کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، لسان و بیان کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کرنے، تقریر و خطابت کے میدان میں مشق و تمرین اور ان کی رہبری و رہنمائی کرنے کیلئے پہلے ہی سے، بہت سی مختلف اور مفید کتابیں موجود ہیں اور اس سلسلے میں آئے دن اضافے ہوتے رہتے ہیں، چنانچہ اس سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری اور انوکھی کڑی ''دل پسند تقریریں'' بھی ہے جسے جامعہ اکل کوا کے ایک فعال و متحرک استاذ جناب مولانا نعمت اللہ قاسمی سپولوی نے مرتب فرمایا ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب تقریر و خطابت کے نو آموز طلبہ کے لیے مشعل راہ، کامیاب رہنما، خطباء و اعظین کے لیے کارآمد و معاون اور دینی و اسلامی کتب کے ذخیرے میں ایک خوشگوار اضافہ ہے۔

پیش نظر کتاب دیکھ کر مجھے بے حد مسرت و خوشی ہوئی، میں مولانا موصوف کو ان کی اس مفید کدو کاوش پر دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ یہ کتاب طلبہ کے لیے مفید و نافع ثابت ہو اور مرتب موصوف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور ہو زیادہ

(حضرت مولانا) غلام محمد دستانوی (صاحب)

یکم محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

تقریظ

مولانا سلطان احمد صاحب رحمانی

استاذ مدرسہ اسلامیہ عربیہ چھٹہی ہنومان نگر، سوپول

الحمد اللّٰہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی . اما بعد

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھیلانا مسلمانوں پر ضروری ہے، اس ذمہ داری کو علماء کرام ہر زمانے میں ادا کرتے رہے، اور مختلف کتابیں شائع کر کے عوام کے سامنے پیش کرتے رہے، تاکہ ہرانسان ان کو پڑھ کر اور سن کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے اور دینی امور پر عمل کر کے دنیا وآخرت میں کامیاب ہو سکے۔

اس وقت احقر کے سامنے مولوی نعمت اللہ صاحب قاسمی استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا کی ایک ”دل پسند تقریر“ کا مجموعہ ہے جو دور حاضر کے اہم موضاعات پر مرتب کیا گیا ہے، ماشاء اللہ یہ مجموعہ قیمتی مواد پر مشتمل ہے جو طلبہ کو معنوی اور تعبیری دونوں مواد (انشاء اللہ) فراہم کرے گا۔ طلبہ ان کو یاد کر کے تقریر کی مشق کر سکتے ہیں، تاکہ وہ اپنی مستقبل کی زندگی کو تابناک بنا سکے، آں عزیز نے مدرسہ اسلامیہ عربیہ چھٹہی اور مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں رہتے ہوئے تعلیمی دلچسپی کے ساتھ خطابت میں بھی خوب حصہ لیا، اور اپنی محنت کو جاری وساری رکھا، اسی کا نتیجہ یہ دل پسند تقریر کا مجموعہ ہے، احقر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو عام فرما کر افادہ کو تام فرمائے اور عزیز کو اس طرح کی مزید علمی خدمات کی توفیق دیں۔ آمین

(مولانا) سلطان احمد غفرلہٗ (صاحب)
خادم مدرسہ چھٹہی سوپول

Scanned by CamScanner

تعارف

از.................................ولی اللہ ولی قاسمی بستوی

بڑا ہتھیار بہر طالبان فن خطابت ہے
بڑا خوش بخت ہے جو ماہر فن خطابت ہے

خطابت سے بدل جاتا ہے پل میں قوم کا دھارا
خطابت کے ذریعہ زور باطل بھی گیا مارا

خطابت ہی سے بدلی ہیں کئی قوموں کی تقدیریں
اسی کے سامنے ہوجاتی ہیں ناکام شمشیریں

جسے میرے خدا نے ملکہ گفتار بخشا ہے۔
یوں سمجھو کہ حفاظت کا اسے ہتھیار بخشا ہے

خدا کے فضل سے مولانا نعمت ہیں خطیبوں میں
ہیں یہ تقریر میں ماہر ہیں شامل خوش نصیبوں میں

نوازا ہے انہیں اللہ نے فن خطابت سے
انہیں حصہ ملا ہے خوب تقریر وخطابت سے

یہ پڑھنے کے زمانے سے نمایاں تھے خطابت میں
مقرر تھے، مثالی تھے، طلاقت میں سلاست میں

Scanned by CamScanner

یہ چاہا کہ افادہ عام ہوجائے زمانے میں
رہے تادیر باقی نام دنیا کے فسانے میں
اسی مقصد سے لکھی ہیں یہ پُر تاثیر تقریریں
دل بیدار کے خوابوں کی ہیں تعبیر تقریریں
برائے طالبان علم دیں، یہ خوان نعمت ہے
سراپا ہے یہ نعمت، صاحب تصنیف نعمت ہے
یہ مجموعہ ہے دس تقریر کا، تاثیر سے پُر ہے
نمونہ ہے خطیبوں کے لیے، تنویر سے پُر ہے
ہر اِک تقریر سننے والوں کے دل کو لبھاتی ہے
فصاحت کا، بلاغت کا عجب جوہر دکھاتی ہے
مناجات وترانہ، نعت پیغمبر بھی شامل ہے
کہ اس تصنیف نو میں عشرۂ خوشتر بھی شامل ہے
لکھا ہے یہ کہ سب نبیوں نے دی توحید کی دعوت
رسول اللہ کو غیروں نے مانا باعث رحمت
بتایا عہد حاضر کے ابھی حالات کیسے ہیں
جہاں میں دعوت وتبلیغ کے اثرات کیسے ہیں
جنید عہد نو، صدیق کی سیرت بھی لکھی ہے
کتاب حق نما کے حفظ کی برکت بھی لکھی ہے
ادب استاد کا شاگرد پہ واجب ہے لازم ہے
جو کھائے سود وہ دارین میں خاسر ہے نادم ہے

Scanned by CamScanner

مدارس، امن صلح وآشتی کا درس دیتے ہیں
جو فرق باطلہ ہیں، گمرہی کا درس دیتے ہیں
یہ قصہ مختصر کہ دس یہ تقریریں مرتب ہیں
جو پُر تاثیر ہیں، پُر کیف ودلبر ہیں، مبوّب ہیں
خداوندا یہ مجموعہ سراپا خیر وبرکت ہو
برائے مولوی نعمت، دو عالم میں یہ نعمت ہو
ولی کی ہے دعا کہ فیض اس کا عام ہوجائے
جہان کفر میں توحید کی صمصام ہوجائے

○

Scanned by CamScanner

تقریظ شاعر اسلام جناب مولانا ولی اللہ صاحب قاسمی

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم اما بعد

اللہ پاک نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرما کر انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور ولقد کرمنا بنی ادم کا سنہرا اور زریں تاج اس کے سر پر رکھا۔ اور اس کی وجہ علم قرآن اور زبان و بیان کو قرار دیا، چنانچہ ارشاد ربانی سے الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البيان یعنی رحمان نے قرآن کی تعلیم دی اور انسان کو پیدا فرما کر زبان و بیان اور اظہار مافی الضمیر پر قدرت وتوفیق بخشی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جمیع حیوانات میں انسان کا (وصف مابہ الامتیاز) نطق وتکلم ہے، چنانچہ جنس حیوان سے ناطق کی فصل کے ذریعہ انسان کو خارج کیا جاتا ہے اور اسے حیوان ناطق کہا جاتا ہے، عمدہ طور پر مافی الضمیر کی ادائیگی اور مؤثر و دلنشین پیرائے میں سامعین ومخاطبین کو اپنی بات سمجھانے کو تقریر و خطابت کہتے ہیں، جس کیلئے بچپن ہی سے مشق کی ضرورت ہوتی ہے، دینی وعصری درسگاہوں بالخصوص مدارس اسلامیہ میں تقریر وتحریر کی مشق کیلئے انجمنوں کا قیام ہوتا ہے، جس کے زیر نگیں طلبہ ہفتہ واری اور ششماہی اور سالانہ اور سہ ماہی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور فارغ التحصیل ہونے تک بہترین خطیب ومقرر بن کر تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا اہم فریضہ انجام دیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

رفیق محترم جناب مولانا حافظ نعمت اللہ صاحب قاسمیؔ سوپولوی استاذِ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار مہاراشٹر بھی ایسے ہی خوش نصیب اور نیک قسمت لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے دورۂ طالبِ علمی ہی سے تقریر و خطابت پر خوب محنت کی اور مایۂ ناز خطیب و مقرر ہونے کا شرف حاصل کیا، رفیق موصوف نے اپنے افادات کو متعدی کرنے کی غرض سے زیر نظر کتاب کی ترتیب فرمائی ہے تاکہ مدارسِ اسلامیہ کے طلبہ اسے مشعل راہ بنا کر مشق و تمرین کو جاری رکھتے ہوئے فنِ تقریر و خطابت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر دین و اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں خاطر خواہ حصہ لے سکیں۔

میں بارگاہِ لم یزل میں دست بدعا ہوں کہ یہ کتاب تقریر و خطابت سیکھنے والوں کیلئے رہنما اور مرتبِ موصوف کیلئے خیر کا باعث بنے۔ آمین ثم آمین

ولی اللہ قاسمیؔ بستوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا (نندوربار مہاراشٹر)

Scanned by CamScanner

کچھ باتیں اپنی بھی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان من البیان لسحراً.

معزز قارئین کرام! تحریر وتقریر دوایسے مؤثر اور کارآمد اور مجرب ہتھیار اور ڈھال ہیں۔ جن کے ذریعہ آدمی مخالفین بلکہ دشمنوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے۔ اور مخالفین کو دنداں شکن جواب دے کر خاموش کر دیتا ہے لاریب فن خطابت اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم عطیہ ہے جس کو چاہتا ہے اسے وافر حصہ عطا فرماتا ہے، مگر اس فن کے حصول کیلئے تمرین وکسب کو بڑا دخل ہے۔ جس سے کوئی خطیب اور مقرر انکار نہیں کر سکتا۔ اگر چہ میں نہ خطیب ہوں نہ مناظر ہوں۔ لیکن اس فن سے طالب علمی ہی کے زمانے سے کافی شوق رہا، بالخصوص مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں (انجمن بزمِ سخن طلبہ سوپول بہار) سجاد لائبریری (طلبہ بہار واڑیسہ و نیپال) مدنی دارالمطالعہ اور شعبۂ مناظرہ کے پروگراموں میں دلچسپی سے حصہ لیتا رہا، اور کئی مرتبہ بفضلہ تعالیٰ امتیازی نمبرات حاصل کرنے پر انعام کا بھی مستحق ہوا، تاہم مجھ جیسے کم علم تہی دامن لوگوں کے لیے کچھ لکھنا اور ترتیب دینا سورج کو چراغ دکھلانے کے مرادف تھا، لیکن بعض احباب کے اصرار پر انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کا جذبہ پیدا ہوا اور یہ سوچ کر تیار ہو گیا کہ اساتذۂ کرام دیکھیں گے تو ہمت افزائی کرینگے۔ احباب کے ہاتھوں میں یہ کتاب جائے گی تو اظہارِ خوشی فرمائیں گے اور ابتدائی درجہ کے طلبہ اس سے استفادہ حاصل کریں گے تو دعا

Scanned by CamScanner

دیں گے اور اہل علم کی نظر سے یہ کتاب گذرے گی تو اصلاح ورہنمائی فرمائیں گے، اس موقعہ پر میں تہہ دل سے شکر گذار ہوں، مخلص ومکرم شاعر اسلام جناب مولانا ولی اللہ صاحب قاسمی بستوی اور حضرت مولانا نظام الدین صاحب قاسمی (سیتامڑھی بہار) استاذ ان جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا کا جنہوں نے از ابتدا تا انتہا کتاب کے مسودے کو دیکھا اور اپنے قیمتی مشوروں اور رہنمایوں سے نوازا، اور تمام تر مشغولیات کے باوجود تقاریر کی اصلاح فرمائی اور دعا گو ہوں عزیز مکرم حافظ شاہد اختر مالیگانوی (متعلم جامعہ اکل کوا) اور برادرم عزیز محب اللہ سوپولوی (متعلم دارالعلوم دیوبند) کیلئے جنہوں نے کتاب کی تسوید وتبییض میں ہاتھ بٹا کر (تعاونوا علی البر والتقویٰ) کی اعلی مثالیں پیش کیں۔

آخر میں قارئین ومقررین سے عاجزانہ ومخلصانہ درخواست کرونگا کہ اگر اس کتاب میں ضعف اور کمی نظر آئے تو اسے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان پر محمول کرتے ہوئے اطلاع فرمائیں گے۔ جس کے لیے میں ان کا ممنون ومشکور ہونگا اور اگلے ایڈیشن میں ان کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرونگا۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ.

پروردگار عالم سے دست بدعا ہوں کہ وہ حضرات ممدوحین کو اجرِ جزیل عطا فرمائے اور اس حقیر کوشش کو امت مسلمہ کیلئے نافع اور قبولِ عام وخاص فرمائیں۔

آمین۔

محتاجِ دعا

نعمت اللہ قاسمی بن حافظ محمد نصیر الدین صاحب

مقام چھتہی پلار، پوسٹ چھتہی، وایا کرجائن بازار

ضلع سوپول (بہار) (۸۵۲۲۱۵)

مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

اے خدائے پاک رحمٰن و رحیم
قاضیِ حاجات و وہاب و کریم
اے الٰہ العٰلمین اے بے نیاز
دین و دنیامیں ہمارے کار ساز
تو ہی معبود اور تو ہی مقصود ہے
تیرے ہاتھوں میں خیر وجود ہے

ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہے خدا
تو کریم مطلق اور ہم ہیں گدا
ہم گنہگار اور تو غفار ہے
ہم بھرے عیبوں سے تو ستار ہے
ہم ہیں بے کس اور تو بے کس نواز
ہم ہیں ناچار اور تو ہے چارہ ساز

تو وہ قادر ہے جو چاہے کرے
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے
تو وہ داتا ہے کہ دینے کیلئے
در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے
تیرے در پر ہاتھ پھیلاتا ہے جو
پا ہی لیتا ہے وہ ہر مقصود کو

مانگنا ہم پر کیا ہے تو نے فرض
اور سکھا ہم کو دیئے آدابِ عرض
مانگنے کو بھی ہمیں فرما دیا
مانگنے کا ڈھنگ بھی بتلا دیا
بلکہ مضمون بھی ہر ایک درخواست کا
ہم کو یارب تو نے خود سکھلا دیا

ہر گھڑی دینے کو تو تیار ہے
جو نہ مانگے اس سے تو بیزار ہے
ہر طرف سے ہو کہ ہم خوار وتباہ
آپڑے اب تیرے در پہ یا اللہ

Scanned by CamScanner

گرچہ یا رب ہم سراپا ہیں برے
اب تو لیکن آپڑے در پر تیرے

دل میں ہیں لاکھوں امیدیں جلوہ گر
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے مگر

تو غنی ہے اور ہم ہیں بے نوا
کون پوچھے گا ہمیں تیرے سوا

ہے تو ہی حاجت روائے دو جہاں
ہم تیرا در چھوڑ کر جائیں کہیں

صدقہ اپنی عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبر کا ان کی آل کا

اپنی رحمت ہم پر اب مبذول کر
یہ مناجات اور دعا مقبول کر

○

Scanned by CamScanner

نظم

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوق تماشہ بھول گیا
کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
پھر روح کو اذن رقص ملا خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
تلوؤں کا تقاضہ یاد رہا نظروں کا تقاضہ بھول گیا
کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
احساس کے پردے لہرائے ایمان کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ سر اپنا سودا بھول گیا
کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دھن میں اظہار تمنا بھول گیا
کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر ایک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

Scanned by CamScanner

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبہ میں جمیل اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا

Scanned by CamScanner

ترانۂ دارالعلوم دیوبند

شاعر اسلام: جناب مولانا ریاست علی صاحب بجنوری

یہ علم و ہنر کا گہوار تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں ایک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے
خود ساقئ کوثر نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں
جو وادئ فاراں سے اٹھی گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں
کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رکجاتے ہیں
اس کاخ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں
یہ صحن چمن ہے برکھارت ہر موسم ہے برسات یہاں
گلبانگ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں
اسلام کے اس مرکز سے ہوئی تقدیس عیاں آزادی کی
اس بام حرم سے گونجی ہے سو بار اذاں آزادی کی
جو شمع یقین روشن ہے یہاں وہ شمع حرم کا پرتو ہے
اس بزم ولی اللٰہی میں تنویر نبوت کی ضو ہے
یہ مجلس مے وہ مجلس ہے خود فطرت جس کی قاسم ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے جو صبح ازل سے قائم ہے
عابد کے یقیں سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل

Scanned by CamScanner

یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمود بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرے ذرے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے

ہے عزم حسین احمد سے بپا ہنگامۂ گیرودار یہاں
شاخوں کی لچک بنجاتی ہے باطل کیلئے تلوار یہاں

رومی کی غزل رازی کی نظر غزالی کی تلقین یہاں
روشن ہے جمال انور سے پیمانۂ فخرالدین یہاں

اس بزم جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوار چمن سے زنداں تک

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

جو صبح ازل میں گونجی تھی فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں گلشن کیلئے اعجاز ہیں ہم

بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی ہر سمت عیاں ہو جاتی ہے

امداد و رشید و اشرف کا یہ قلزم عرفاں پھیلے گا
یہ شجر طیب پھیلا ہے تا وسعت امکاں پھیلے گا

خورشید یہ دینِ احمد کا عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے یہ نور برابر چمکے گا

یوں سینۂ گیتی پر روشن اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم سینہ میں دل بیدار رہے

Scanned by CamScanner

دُعا

الٰہی دے مجھے طرزِ تکلم
مری آواز کو تو زندگی دے

مجھے افکارِ صالح بھی عطا کر
مری تحریر کو تابندگی دے

(طارق ابنِ ثاقب)

Scanned by CamScanner

سورہ اخلاص

(ترجمہ)

یہ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اکیلا ہے
وہ اللہ بے ہمہ وباہمہ ہے سب سے اعلیٰ ہے
توالد وتناسل سے بری وہ ذات برتر ہے
نہ اس کے جوڑ کا کوئی نہ اس کا کوئی ہم سر ہے

مترجم: حضرت ثاقب نعمانیؒ

Scanned by CamScanner

تمام انبیاء کا پیغام وحدانیت کی پہچان

اَلْحَمْدُ لِلرَّحْمٰنِ ، الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَیَانَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْصَحِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِالْجِنَانِ، وَفَازُوْا بِالرِّضْوَانِ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا.

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے
تو واحد ہے مگر لاکھوں دلوں میں ہے تیرا مسکن
تیری وحدت کا کیا کہنا تیری کثرت کا کیا کہنا

محترم جناب صدر اور قابلِ قدر اساتذۂ کرام اور گلشن جامعہ کے گل و لالہ، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تاجدارِ مدینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام جو سب سے بنیادی اور مرکزی دعوت لے کر آئے، وہ توحید کی دعوت تھی، توحید یعنی اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور کامل اطاعت جو تنہا اسی کا حق ہے، مثال کے طور پر صرف ایک خدا کو قابلِ پرستش، کارساز، حاجت روا، نافع و ضار، مالک و متصرف، اکبر و اکمل، قرار دینا اور اس کے علاوہ ہر ایک کو اسی کا محتاج، اسی کی مخلوق، اسی کا بندہ اور

Scanned by CamScanner

تمام چیزوں پر اسکی حاکمیت تسلیم کرنا اور اسکے غیر کو کسی بھی درجہ میں اس کا شریک نہ ماننا، کیونکہ فرمان باری ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

میرے عزیز دوستو! انسان چاہے کتنا بڑا عاشقِ رسولؐ، حاجی، نمازی، غازی کیوں نہ ہو، لیکن اگر توحید سے روگردانی کر کے شرک میں مبتلا ہو گیا تو خداوندِ قدوس اس کو ہرگز ہرگز معاف نہیں فرمائے گا، کیونکہ یہ اعلان خداوندی ہے کہ اِن اللّٰہ لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذٰلك لمن یشآء .

موحد کی نگاہ مسبب الاسباب پر ہوتی ہے، مشرک کی نگاہ اسباب پر ہوتی ہے موحد خالقِ کائنات سے ڈرتا ہے، مشرک خدا سے نہیں ڈرتا، موحد ہونا حضرت ابراہیمؑ کی صفت ہے اور مشرک ہونا نمرود کی صفت ہے۔

اللہ کی ذات ماہتاب کی دمک، آفتاب کی چمک، پھولوں کی مہک، کلیوں کی چٹک، بلبل کی چہک، ہیرے کی ڈلک، ہواؤں کی سرسراہٹ، ستاروں کی جگمگاہٹ میں بھی موجود ہے، عدم سے وجود اور وجود سے عدم، عزت سے ذلت اور ذلت سے عزت، عروج سے زوال اور زوال سے عروج بخشنا اسی کی شانِ خلاقی کو زیبا ہے، وتعز من تشاء وتذل من تشاء، جس کی شان نرالی اور ذات لازوالی ہے، عجز سے پاک ہے مگر عاجزی کو پسند کرتا ہے، ہر خطا سے مبرا ہے، مگر خطاؤں پر آنسو بہانے والوں کو بخش دیتا ہے، جس کے اندر ستر ماؤں کی محبت ہے، هو الرحمن الرحیم جس خدا نے انسان کو مشتِ خاک اور قطرۂ آب سے بہترین

Scanned by CamScanner

سانچے میں پیدا فرمایا اور مخلوق میں سب سے زیادہ اشرف اور اکرم بنایا،
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔

محترم عزیز ساتھیو! پتھر کی چٹان ہو یا پھول کی کلی انسان کا بچہ ہو یا مرغی کا بچہ، ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے وہ سامان پرورش مہیا کر دیتا ہے، جب بھی زمین سے کوئی پودا نکلتا ہے تو پہلی کونپل اس کی ایک ہوتی ہے، بعد میں وہ شاخوں میں تبدیل ہو جاتی ہے، اگتا ہوا پودا بھی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

خدا کے بندو! اسی وحدانیت کی خاطر حضرت بلال حبشیؓ کو گرم ریت پر لٹایا گیا اور انکے سینے پر بھاری پتھر رکھا گیا، حضرت عمار و یاسر پر ظلم کی انتہا کر دی گئی، حضرت خبابؓ کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا، حضرت سمیہؓ کو شرمناک طریقے پر شہید کر دیا گیا، حضرت حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے، اسی کے خاطر بدر و احد شہدا کے خون سے رنگین کیے گئے، حضورؐ کے دندان مبارک شہید کیے گئے، راستے میں کانٹے اور شیشے بچھائے گئے، آپؐ نے سارے مصائب و آلام کو جھیلا، لیکن اللہ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ہونا برداشت نہیں کیا۔

نقش توحید کا ہر دل میں بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے
کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے

Scanned by CamScanner

توحید کے متوالو! یہ دنیا کا دستور ہے کہ کسی بھی ملک کا بادشاہ ایک ہی ہوتا ہے گھر کا مالک کوئی ایک ہی ہوتا ہے، اگر دو ہوں تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، اسی طرح پوری کائنات کا چلانے والا ایک خدا ہے، رات اور دن کا ہونا، سورج اور چاند کا اپنے وقت پر طلوع وغروب، موسموں کی تبدیلی یہ سب وحدانیت کی دلیلیں ہیں، **لو کان فیھما الھۃ الا اللّٰہ لفسدتا**، پیر وفقیر، حجر وشجر اور قبر وتعزیہ پرست سے پوچھو تو وہ بھی توحید کا نام لیوا، توحید مدارِ نجات ہے توحید جنت اور جہنم کی کسوٹی ہے، توحید ایمان اور کفر کے درمیان معیار ہے، لیکن عزیز دوستو! آج کے دور میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر مخلوق کے سامنے جھک جاتے ہیں انبیاء، اولیاء، ملائکہ، جن بھوت، سورج چاند زمین آسمان ستارے جانور درخت پہاڑ ہوا آگ پانی مٹی اور انسان کو خدا مان لیتے ہیں کہیں گائے خدا ہے، مگر بھری محفل میں گوبر اور پیشاب کر دے تو خدا یاد آجائے، کہیں لکڑی کا خدا ہے، مگر ضرورت پڑنے پر ایندھن بنالیا جاتا ہے، کہیں لوہے اور پتھر کا خدا ہے مگر بہرا اور گونگا ہے، کہیں مٹی کا خدا ہے، مگر پانی سے بچانا بہت ضروری ہے ورنہ گھل کر بے نشان ہو جائے گا، تو کہیں حاجت روا مشکل کشا بگڑی بنانے والا ولیوں اور بزرگوں کو مانا جا رہا ہے خواجہ اجمیری کی قبر کو سجدہ کیا جا رہا ہے، صابر کلیری کے مزار پر مرادیں مانگی جا رہی ہیں، نبیؐ کے مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، ان کا محبوب نعرہ یا علی المدد یا غوثِ اعظم دستگیر ہے اور اپنی نعتوں اور نظموں میں بلا جھجک شرکیہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں لہ

اللہ کے پلڑے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے

یہ تمام چیزیں لا الہ الاّ اللّٰہ کے تقاضے کے خلاف ہیں، انبیائے کرام کے مشن کے خلاف ہیں، کیونکہ پیرو پیمبر، نبی و رسول، ملائکہ چاند و سورج، زمین و آسمان وغیرہ سب ہی خدا کے محتاج ہیں مصیبتوں کو ٹالنے والا، اولاد دینے والا، بیماریوں کو شفا دینے والا صرف اللہ ہے، ان اللّٰہ علیٰ کل شئ قدیر، اللہ چاہتا ہے تو منٹوں نہیں بلکہ سیکنڈوں میں لاکھ پتی کو خاک پتی کر دیتا ہے، جس کا مکان ایئر کنڈیشن جس کی گاڑی ایئر کنڈیشن اس کو لیتھڑے اور چیتھڑے اور روٹی کے ٹکڑے کا بھیک منگوا دیتا ہے جیسا کہ ۲۶/جنوری ۲۰۰۱ء کے زلزلے کا دل دوز واقعہ ہمارے سامنے ہے اور ناگہانی آفتوں کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں قانون خداوندی اور اسکی کرشمہ سازی پر انگلی رکھنے کی گنجائش نہیں ہے، لہٰذا ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اس نازک اور پرفتن دور میں توحید خالص کو اپنا شیوہ بنائیں اور اعمال شرکیہ سے کلی اجتناب کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وحدانیت پر مرنے مٹنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ایک اللہ کا تو ماننے والا ہوجا
صرف اللہ سے تو مانگنے والا ہوجا
سب کی بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتا ہے
اس سے جو مانگو گے اس سے بھی سوا دیتا ہے
شرک کو چھوڑ دے توحید کا قائل ہو جا
رب کی جانب تو دل و جان سے مائل ہوجا

آئے دنیا میں بہت پاک و مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر

دین و دنیا کی بھلائی گر تجھے منظور ہے
دامن ان کا تھام لے جن کا محمدؐ نام ہے

Scanned by CamScanner

آپ ﷺ اغیار کی نظر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ القَادِرِ الجَبَّار وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُول اللّٰہِ المُختارِ، وعَلٰی الہ الاطھَارِ، وَاَصحَابہ الاَخْیَارِ الٰی یَومِ القَرارِ، فَاَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْطانِ الرَّجِیم بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلَّذِینَ اٰتَیْنٰـھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِنھُم لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ.

دنیا نے بہت ڈھونڈا محمدؐ کا جواب
ثانی تو بہت دور ہے سایہ بھی نہ ملا

اس کی رحمت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی شفقت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا

معزز سامعین وقابل قدر اساتذۂ کرام! گلشن اسلام کے نوشگفتہ پھولو! شمعِ رسالت کے پروانو! میں اپنی بے بضاعتی وکم مائیگی وسعتِ موضوع اور قلتِ وقت کے باوجود ایک ایسی ہستی کی یادتازہ کرنے کی غرض سے آپ حضرات کے سامنے حاضر ہوا ہوں، جس کا تذکرہ قلوب کو جلاء بخشتا ہے، جس سے ذہن ودماغ کوتر وتازگی ملتی ہے، جو ہماری زندگی کا سرچشمہ اور دردکا درماں ہے۔

Scanned by CamScanner

حضرات! آج میری تقریر کا عنوان ہے جناب محمدؐ اغیار کی نظر میں، میں اس موضوع پر کچھ غیر مسلم رہنماؤں، سائنسدانوں اور عصری تعلیم یافتہ لوگوں کے اقوال کا مختصر تذکرہ کر کے آپؐ کے خوشہ چینوں اور عقیدت مندوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں، شاید کے ابرِ کرم کے چھینٹے اس خزاں رسیدہ چمن کو بادِ بہاری عطا کر دیں۔

میرا منہ اور سرکارِ مدینہ کی ثنا خوانی
مجھے معلوم ہے اپنے سخن کی تنگ دامانی
وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادئ سینا

چمنستانِ اسلام کے بلبلو! جو ہستی ہمارا موضوعِ سخن ہے وہ چمنستان کائنات کا کوئی پھول نہیں، بلکہ گلدستہ کائنات ہے، میں آج اس مبارک محفل میں یہ نہیں بیان کروں گا کہ آپ کی شان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کہا، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کہا، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیو بندیؒ نے کیا کہا، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے کیا کہا، بلکہ آج تو بیان کیا جائے گا، ہندوؤں نے کیا کہا، انگریز کا مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن نے کیا کہا، ایسٹ اینڈ ویسٹ آف لندن نے کیا کہا، بی ایس، کشالیہ نے کیا کہا، مہاتما گاندھی نے کیا کہا، رابندر ناتھ ٹیگور نے کیا کہا، بابا ہرنام داس نے کیا کہا، کہاں تک شمار کراؤں، آج بھی خود کو مہذب کہنے والی دنیا روشن خیالی کا دعویٰ کرنے والی دنیا اپنے آپ کو ترقی یافتہ کہنے والی دنیا تہذیب کے نام پر بے حیا اور بے

غیرت دنیا مساوات کے نام پر نفرت پھیلانے والی دنیا اس حقیت کو اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ شہنشاہِ مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل ومکمل انسان دنیا میں کوئی پیدا نہ ہوا، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آفاقی شخصیت تمام جہانوں کیلئے باعث رحمت و شفقت ہے، جس کا اعتراف نہ صرف مسلمانوں نے کیا، بلکہ دیگراقوام نے بھی اس کا اعتراف کیا، اور اتنا ہی نہیں بلکہ مستقل تحریرات وتقریرات وتعلیمات کے ذریعہ لوگوں کو متنبہ کیا کہ حضور اکرمؐ خدا کے فرستادہ اور سچے پیغمبر تھے، دشمنانِ اسلام ہی نہیں، بلکہ جانی دشمن اور خون کے پیاسے یہود ونصاریٰ اور مشرکین آپ کی دینی حقانیت کو بصمیم قلب تصدیق کرنے پر مجبور تھے، ہر دور کے اہلِ علم اور پیشواؤں نے چاہے وہ رام ہو لکشمن ہو، کرشن جی ہو، یا گوتم بدھ ہو، تلسی داس ہو یا کبیر داس ہو، سادھو ہو یا پنڈت ہو، سب رحمتِ عالمؐ کی ثنا خوانی اور مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں، آپ ﷺ کی شخصیت کو غیروں نے بھی سراہا ہے، آپ کی جامعیت پر دشمنوں کا اتفاق ہے، آپ کی کاملیت کا یورپین مؤرخین نے بھی اعتراف کیا ہے، آپکی عظمت ورفعت عیسائیوں نے بھی تسلیم کیا ہے، آپ کی سوانح وسیرت مستشرقین نے بھی لکھی ہے، آپ کی شرافت وشفقت کا اقرار ہندوؤں نے بھی کیا ہے، آپ کی رسالت ونبوت کی تصدیق غیروں نے بھی کی ہے، آپ کی شخصیت پوری دنیا کے لیے موجب برکت وہدایت ہے، سرورِ کائنات کا ہر پہلو ایسی جامعیت اور ہمہ گیر وسعت رکھتا ہے، جو رہتی دنیا تک ہر علاقے ہر زبان اور ہر رنگ کے لوگوں کے لیے معیارِ نجات ہے۔

Scanned by CamScanner

دوستو! یہ کہاوت ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے، **الفضل ما شھدت بہ الاعداء** چنانچہ افریقہ کا مشہور عیسائی مؤرخ باسورتھ اسمتھ اپنی کتاب محمد اینڈ محمڈن میں لکھتا ہے کہ بلاشک حضرت محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں، آگے وہ لکھتا ہے کہ جب میں آپ کے کارنامے پر مجموعی طور سے نظر ڈالتا ہوں، تو مجھے آپ ﷺ سب سے بزرگ تر معلوم ہوتے ہیں، آپ ﷺ ابتدا سے انتہا تک اور بعثت سے لیکر دارالبقا میں جانے تک نبی ہیں، ایسٹ اینڈ ویسٹ آف لندن لکھتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ تمام نبیوں اور تمام بادشاہوں میں سب سے معزز ہستی ہیں، ایڈورڈ گبن یہ لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کا مذہب شک وشبہات سے پاک ہے، مہاتما گاندھی لکھتا ہے کہ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے پر ذرہ برابر بھی تامل نہ تھا، ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کا مذہب ایسا مذہب کہ سب مذاہب کو اپنے اندر جذب کر لیگا، مہاتما ستیہ دھاری لکھتا ہے کہ پیشوائے دین اسلام جنابِ محمد عربی ﷺ کی زندگی دنیا کو بے شمار سبق سکھلاتی ہے یہی نہیں بلکہ ہر اعتبار سے دنیا کیلئے سبق آموز ہے، بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ اور سمجھنے والا دماغ ہو، لالہ لاجپت رائے لکھتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا مذہب مجنونہ مذہب نہیں ہے بی ایس کشالیہ لکھتا ہے کہ اسلام آپ کی صداقت واخوت سے پھیلا ہے نہ کہ تلوار کی زور سے کارلائل لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کا کیریکٹر اچھا نہ ہوتا تو وہ مقدس اور محترم نہ ہوتے، انکی بی بی ان کی رسالت کا ہرگز اقرار نہ کرتی، ہندو فلاسفر ٹی ایل واسوانی لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کی زندگی ترحم وعنایات اور اچھائی سے پر ہیں، پروفیسر رگھوپتی سہائے لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نبی

نوع انسان کیلئے رحمت ہیں بی این پانڈے لکھتا ہے کہ آپ دنیا میں اس وقت تشریف لائے جب کہ پوری دنیا میں ضلالت وگمراہی پھیلی ہوئی تھی۔ خدا کی پرستش کا خیال لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکا تھا، انسان نے بتوں کو خالق ماننا شروع کر دیا تھا، ہندوستان میں گائے کو مادرِ مشفق سمجھا جاتا تھا، کمزوروں پر ظلم ڈھائے جا رہے تھے، اور اس کی گوبر جیسی ناپاک چیز کو مطہر اور پاک سمجھا جاتا تھا، غرض پوری دنیا اسفل السافلین کی عمیق گہرائیوں کی نذر ہو چکی تھی، اس وقت عرب کے تپتے صحرا میں اس نبی اُمّی کا ظہور ہوا۔ جس نے ملک کی بلندی، زمین کی پستی، رات کی تاریکی، دن کی روشنی، سورج کی چمک، جگنو کی دمک، ذرے کی پرواز اور قطرے کی طراوت میں عرفان ربانی سیر کرائی، جو غریبوں کا محبّ، مسکینوں کا ساتھی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، یتیموں کا آسرا، بے سہاروں کا سہارا، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن اور خاکساری کا نمونہ تھا،

شمع رسالت کے پروانو! ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں، برہمنوں اور دیگر اقوام نے آپ کی سیرت پر کتابیں لکھی ہیں، یورپ جس کو سرورِ کائنات سے عقیدت نہں پھر بھی مارگولس ڈاکٹر اسپینگر پروفیسر باسورتھ اسمتھ مسٹر ڈی رائٹ بوائف کارلائل وغیرہ نے بھی کتابیں لکھی ہیں، رامائن وید کتھا اور دیگر مذاہب کی کتابیں آپ کی تعریفات سے پر ہیں۔

He was the only man in history Who Superemely successful on both religious and secular.

تاریخ عالم میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ایسی شخصیت بن کر ابھرے جس کو مذہب اور سیکولرزم دونوں میں بھرپور کامیابی ملی۔

ملتِ اسلامیہ کے پاسبانو! بانیانِ مذہب اور رہبران امم کی سیرتوں پر نظر ڈالیں گے تو محمد بن عبداللہ کے علاوہ کوئی ایسا بانئ مذہب اور ایسا رہبر امت جن کی شخصیت اور کاملیت اور جامعیت پر غیروں کا اتفاق نہ ہو، نہ ملے گا، اس لیے ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو عوام تک پہنچائیں، اور سیرت کے ذریعہ لوگوں کو دین کی دعوت دیں، اور انہیں یہ بتائیں کہ

میرے آقا کو غیروں نے مانا نبی
اہل عالم کا بس فیصلہ ہے یہی
سب سے اعلیٰ و افضل ہیں پیارے نبی
سب سے برتر و اکمل ہیں پیارے نبی

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

اگر آج بھی ہو ابراہیم سا ایماں پیدا
تو آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

Scanned by CamScanner

حالاتِ حاضرہ پر ایک نظر

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد! فقد قال اللہ تبارک وتعالی فی القرآن المجید والفرقان الحکیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ، صدق اللہ العظیم۔

صدر محترم، قابل قدر اساتذۂ کرام ومعزز مہمانانِ عظام وگلشن رسالت کے نوشگفتہ پھولو! نوجوان دوستو اور بزرگو!!! آج میں آپ حضرات کے سامنے حالاتِ حاضرہ کے پیش نظر ہندوستانی مسلمانوں کی ذلت وپستی کے اسباب اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کے علاج کے اہم ترین موضوع پر لب کشائی کرنا چاہتا ہوں، یعنی آج میں آپ کو اس قوم کی داستان رنج والم سناؤں گا، جس کو خیر امت سے ملقب کیا گیا ہے، اس ملت کی پسماندگی و درماندگی، پریشانی و زبوں حالی شکستہ حالی کا ذکر کرونگا، جس سے "وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تو آیئے! اس موضوع کے تحت ہم ان اسباب وعوامل کو تلاش کریں جس کی وجہ سے امت اسلامیہ کو ذلت ونکبت سے دو چار ہونا پڑا، طرح طرح کے مصائب وآلام کی چکی میں پسنا پڑا، ظلم واستبداد اور قتل وغارت

Scanned by CamScanner

گری کے گڈھے میں گرنا پڑا، جبر و تشدد اور فرقہ وارانہ فسادات کے پہاڑ سے ٹکرانا پڑا، آج ہم غور کریں کہ آخر وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی بدولت ہمارا اقتدار جاتا رہا عزت جاتی رہی، رعب و دبدبہ ختم ہوگیا، حاکم سے محکوم آقا سے غلام اور غالب سے مغلوب بننا پڑا۔

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں سے عزت و عظمت اور شان وشوکت کا وعدہ فرمایا ہے "ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين" کہ اے مسلمانو! پست ہمت مت بنو اور غمگین مت ہو، تمیں سر بلند اور کامیاب رہو گے لیکن شرط یہ ہے کہ تم مومن کامل بن جاؤ، ایسے ضعیف الایمان مؤمن بننے سے کام نہیں چلے گا، بلکہ ہمالیہ پہاڑ کی طرح اپنے ایمان ویقین کو ٹھوس بنانا ہوگا، ایمان کی حلاوت و چاشنی اور مٹھاس اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا، تب جا کر تمہیں عزت وشرافت حاصل ہوگی، سر بلندی و کامیابی حاصل ہوگی، عظمت وشوکت نصیب ہوگی، اور زمانے میں تم جدھر جاؤ گے، کامیابی وکامرانی تمہارے قدم چومے گی۔

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ کے وعدے کے مطابق پھر آج کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کو عزت وشرافت حاصل نہیں، سیادت و قیادت حاصل نہیں، حکومت وریاست حاصل نہیں، جہانبانی وحکمرانی کا منصب حاصل نہیں؟ امامت وسیاست حاصل نہیں، امارت وفراست حاصل نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آج مسلمان، مسلمان نہ رہے، آج مسلمان اپنے مسلمان ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں، قوانین اسلام سے منھ موڑ کر اسلام کے اصولوں کو توڑ کر پھر اپنے آپ کو مسلمان پیش کرتے ہیں، آج مسلمان

اسلام کے تمام زیوروں سے عاری وخالی ہو کر قعرِ مذلت کی سزا بھگت رہے ہیں، قرآن کو بالائے طاق رکھ کر ذلت ورسوائی کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں، سنتِ نبوی سے منہ موڑ کر در در کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں، ایک درکواس نے ٹھکرایا تو آج سارے دروں سے انہیں ٹھکرایا جارہا ہے، ایک خدا کی چوکھٹ سے اس نے روگردانی کی تو آج تمام مخلوقِ خدا کے سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں، ایک خدا کے روٹھنے سے ساری دنیا ان سے روٹھ گئی۔

آج پورے ہندوستان کا جائزہ لیجئے کہ آج ہندوستان کے گوشے گوشے میں مسلمانوں کا ظالمانہ قتل عام ہورہا ہے، غارت گری، لوٹ مار اور فتنہ فساد کا لاوا پوری طرح پھوٹ چکا ہے، آج یہ تنگ نظر دنیا مسلمانوں کو کم ہمت سمجھ کر ہر موڑ پہ دبانے کی کوشش کررہی ہے، اسے تیز نظروں سے دیکھ رہی ہے، ہر طرح اُسے ستایا اور آزمایا جارہا ہے کہیں ظلم وستم کی چکی میں پیسا جارہا ہے تو کہیں مصائب وتکالیف کے جیل خانے میں بند کیا جارہا ہے، کہیں جبر وتشدد کے ہتھیار سے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جارہا ہے، تو کہیں فرقہ وارانہ فسادات کے ذریعہ رنگوں کے بجائے مسلمانوں کے خون سے ہولیاں کھیلی جارہی ہیں، کہیں اس کے معصوم بچوں کو تہہ تیغ کرکے اسے تڑپایا جارہا ہے، تو کہیں اس کی بہو، بیٹیوں کی عصمت دری کرکے اسے ذلیل وخوار کیا جارہا ہے۔

تیغیں چلتی ہیں تشدد کی فضا چھاتی ہے
طوق و زنجیر کے شعلوں پہ بہار آتی ہے

کتنے بچوں کے بلکنے کی آواز آتی ہے
کتنی ماؤں کے سسکنے کی آواز آتی ہے

حضرات!! یہ وہی کانگریس ہے جس کو مسلمانوں نے انگلی پکڑ کروادیٔ سیاست کی سیر کروائی تھی، لیکن خود مسلمان کانگریس کی ڈیوڑھی پر کھڑے ہو کر حقوق کی بھیک مانگ رہے ہیں کل ہم انگریز کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے تو آج ہم ہندو استبداد کی چکی میں پس رہے ہیں۔

یہ وہی ہندوستان ہے جس کی آزادی کیلئے مسلمانوں نے اپنا خون بہایا تھا، جس حریت کے باغ کو مسلمانوں نے اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا، اپنی بے پناہ قربانیوں کے ذریعہ اس کو پروان چڑھایا تھا، لیکن آج مسلمانوں کی جدو جہد اور کدو کاوش کو بالکل بھلایا جارہا ہے، اس کی تمام قربانیوں کو پس پشت ڈالا جارہا ہے، آج مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالا جارہا ہے، آج ہر چہار جانب ہندی ہندو ہندوستان، ملاّ بھاگو پاکستان کے نعرے لگ رہے ہیں۔

آج اس ملک کے فرقہ پرست غداروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان ہندو راشٹر بنے گا کل ہمارے اکابر نے خون کی ندیاں بہا کر ظالم وجابر انگریز کے چنگل سے، غلامی کی زنجیر سے اس ملک کو آزاد کرایا آج یہ فرقہ پرست غدار ہندوستان کے ٹھیکیدار بن رہے ہیں اور کہتا ہے کہ ہندوستان ہندو راشٹر بنے گا، لگتا ہے ہندوستان اس کے دادا کا ہے جو اسے وراثت میں ملا ہے۔

جب گلستاں کو خون کی ضرورت پڑی
سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی

پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

آج مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے تاکہ اسلام اور قرآن کا نام و نشان اس دھرتی سے مٹ جائے آج میں ہندی کی چندی کر کے، اردو کی سر دو کر کے، انگریزی کی رنگریزی کر کے اور بال کی کھال نکالکر دنیا کو ایک تازہ خبر سے مطلع کر دینا چاہتا ہوں کہ آج ہندوستان کے فرقہ پرست غداروں، غنڈوں اور دہشت گردوں کا کہنا ہے کہ میں مسلم عورتوں کی عصمت دری کر کے اس کو اس لیے قتل کر دیتا ہوں تاکہ اس سے مسلم نوجوان پیدا نہ ہوں، کیونکہ مجھے اس کے چہرے میں محمد بن قاسم کے عزم و استقلال، غوری کی غیرت وحمیت اور صلاح الدین ایوبی کی فراستِ ایمانی نظر آتی ہے۔

ملتِ اسلامیہ کے نوجوان دوستو اور بزرگو!! یقیناً ان سوالوں کا جواب اس دن ہم سے نہیں بن پائے گا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور پوری دنیا کے لوگوں کے سامنے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس لیے حالاتِ حاضرہ کے پیش نظر آج ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم صحابہ کرام اور سلف صالحین کی مقدس زندگی کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں، انکی سیرت انکے اخلاق و عادات اور کیریکٹر و کردار کا گہری نظر سے مطالعہ کریں، ان کے طور طریقے اور نقش قدم پر چلیں اور ان تمام کا معجون مرکب بنا کر اپنی زندگی میں ڈھال لیں، اپنے آپ کو قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھالنے اور اسلام کی حقانیت کو دل و دماغ میں جما کر اسلام کا سچا سپاہی

بننے کی کوشش کریں اور لوہے کی تلوار کی بجائے اخلاق کی تلوار لے کر ظلم و استبداد، کفر وشرک اور ضلالت و جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں کود پڑیں، اور اپنی خلوص وللّٰہیت کی شجاعت و بہادری اور اخلاقی تلوار سے ان تمام گمراہیوں کی دھجیاں اڑا دیں اور قرآن و حدیث کی تعلیم سے اپنے ماحول کو، اپنے معاشرے کو اپنی سوسائٹی کو، اپنے علاقے کو اور سرزمین ہندوستان جنت نشان کو پوتر اور مقدس بنا کر پورے ملک میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیں۔

میرے محترم بزرگو اور دوستو! جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے اندر ایمانی طاقت وقوت پیدا کر لی، اور دینی کام میں عزم واستقلال کے ہمالیہ پہاڑ بن گئے، اور "من كان لله كان الله له" کے حقیقی مصداق بن گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی آواز میں بھی ایسی تاثیر پیدا کر دی کہ اپنے ایمان ویقین کی بدولت نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر حمص کے قلعہ میں زلزلہ پیدا کر دیا، اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر قلعہ کی دیوار کو منہدم کر دیا افریقہ کے جنگلی جانوروں میں ہلچل مچادی، تمام جانوروں کو جلا وطن کر دیا، زلزلہ سے لرزتی اور کانپتی زمین کو ٹھہرا دیا، اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر کفار ومشرکین کی فوج میں لرزہ پیدا کر دیا۔

ملتِ اسلامیہ کے نوجوان دوستو اور بزرگو!! آج بھی اگر ہمارے اندر وہ ایمان و یقین پیدا ہو جائے، یقینِ کامل کی وہ کیفیت ہمارے اندر آجائے، ظاہر کے مسلمان نہیں، باطن کے اور اندرون قلب کو مسلمان بنا لیں تو خدا کی قسم! ہم بھی قیصر وکسریٰ کے محلات میں زلزلہ پیدا کر سکتے ہیں،

چین کے قلعہ میں لرزہ پیدا کر سکتے ہیں، امریکہ کے جنگلی کارخانے کو خاکستر کر سکتے ہیں، افریقہ کے جنگل سے شیر، چیتے، بھیڑیئے اور موذی جانوروں کو جلاوطن کر سکتے ہیں، اسلام دشمن طاقتوں کی دھجیاں اڑا سکتے ہیں حکومت کی ہوا کو خراب کر سکتے ہیں، اٹل بہاری باجپئی کو غلام بنا سکتے ہیں ایڈوانی کو ملیامیٹ کر سکتے ہیں، بھارتی درندوں کے پرخچے اڑا سکتے ہیں اور ہندوستان جنت نشان کو گل گلزار بنا کر اسلامی جھنڈا لہرا سکتے ہیں، اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر سکتے ہیں کہ:

بتوں کے شہر میں جا کر خدا کا نام لکھ دینا
جہاں پہ کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا
گر وہ صلح کے پھولوں پر پیروں سے کچل ڈالیں
تو شاخِ گل کی ہر پتی پہ قتل عام لکھ دینا

شرط یہ ہے کہ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ کو دل و دماغ کی گہرائی میں اتار کر اسلام کا پکا مجاہد اور دین کا سچا سپاہی بن جائیں۔

وآخرُ دعوانا اَن الحَمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمِینَ

Scanned by CamScanner

○

محمد کے طریقے سے قدم جو ہٹائے گا
کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

○

Scanned by CamScanner

دعوت وتبلیغ، اصلاح کا بہترین ذریعہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ۔

یقیناً دعوت و تبلیغ نبیوں کا طریقہ ہے
اسی سے مومنوں میں آیا جینے کا سلیقہ ہے
اسی کے سلسلے میں آج کچھ باتیں سناؤں گا
علوم دین کی محفل میں سوغاتیں لٹاؤں گا

میرے محترم بزرگو اور دوستو! اسلامی تعلیمات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو خاص اہمیت حاصل ہے، دراصل تمام اعمالِ صالحہ اور زندگی کے تمام گوشوں کی صلاح و فلاح کے لیے اسکی حیثیت آبِ حیات کی ہے۔ آج تک دنیا میں جتنی بھی نیک باتیں عام ہوئی ہیں یہ سب تبلیغ ہی کی بدولت ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب تک تم میں ایک ایسا گروہ موجود ہوگا جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے روکے، اس وقت تک تمہیں کوئی نقصان اور خسارے میں نہیں ڈال سکتا، قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر اس کام کی اہمیت کو بتایا گیا ہے کسی اللہ والے اور عاشقِ رسول نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

Scanned by CamScanner

سب کو راضی کر کے دیکھا رب کو راضی کر کے دیکھ

سارا کام کر کے دیکھا اس کام کو کر کے دیکھ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ اگر امت سے دعوت اٹھ گئی تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، جس طرح چکی کی، کلّی اور بیچ کی کھونٹی پر سارا پاٹ گردش کرتا ہے اسی طرح دین کا سارا نظام دعوت کی کھونٹی پر گردش کرتا رہتا ہے۔

امتِ محمدیہ کے متوالو! دعوت و تبلیغ میں کتنی حلاوت و چاشنی ہے کتنے دین سے بھولے بھٹکے لوگ صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے اور کتنے لوگ مشرف باسلام ہوئے، اس کی ایک لمبی تاریخ ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ترسٹھ سال کی عمر میں دعوت و تبلیغ کے ذریعہ اسلام پھیلایا اور ہر طرف پرچم اسلام کو لہرادیا، دعوت و تبلیغ کیلئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے گھر بار چھوڑا عزیزوں سے رشتہ توڑا اور مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے، بھوک اور پیاس سے تڑپتے رہے اور بلا سر وسامان کے ہزاروں کے مقابلے میں بدر کے میدان میں پہنچ گئے، احد کے میدان میں جان پر کھیل گئے، جام شہادت نوش کیا۔

عزیز ساتھیو! ہم سب کے آقا مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ نے تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدیا، تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا جو بندہ کسی دوسرے بندے کو نیک عمل کی رہنمائی کرتا ہے تو اس عمل کرنے والے کے برابر اس کو بھی اجر ملتا ہے۔

Scanned by CamScanner

امتِ محمدیہ کے متوالو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو دو صلاحیتیں دی ہیں ان میں سے عبادت کے ساتھ دعا کا جوڑ ہے اور دعوت کے ساتھ شفقت کا جوڑ ہے، اگر عبادت کے ساتھ دعا نہ ہو تو عبادت ناقص رہیگی اور دعوت کے ساتھ شفقت نہ ہو تو دعوت ناتمام رہے گی، مثلاً کسی مقام پر اگر درخت لگتا ہے تو اس کی شاخیں دور دور تک پھیلتی ہیں الحمدللہ نظام الدین مرکز میں جو دینی درخت لگا ہے اللہ کا شکر ہے کہ اس کی شاخیں آپ دیکھنا چاہیں تو آسٹریلیا میں بھی نظر آئیں گی، اور افریقہ کے جنگلوں میں بھی نظر آئیں گی، یورپ اور امریکہ کے مرغزاروں میں بھی نظر آئیں گی، لبنان تہران جاپان میں بھی نظر آئیں گی، گویا عالم میں سایہ بن کر اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں اور لوگ اس کے میٹھے پھلوں سے اپنی دینی اور روحانی غذا حاصل کر رہے ہیں، حضرات! آج اسی ہندوستان میں تقریباً ایک سو بیس زبانیں بولی جاتی ہیں مختلف مذاہب کے لوگ بیسیوں زبانوں میں اپنے لٹریچر شائع کرتے ہیں لیکن دعوت وتبلیغ کی اثر آفرینی اور لذت و چاشنی کے سامنے سب فیل ہیں کیونکہ اس کام کو اللہ کی نصرت اور اہل اللہ کی توجہ حاصل ہے۔

یہ کام ہمیشہ پھیلا ہے یہ کام برابر پھیلے گا
تا روزِ قیامت عالم میں یہ کام سراسر پھیلے گا

میرے محترم بزرگو اور دینی بھائیو! میں اپنا بیان نامکمل سمجھوں گا اگر میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ نہ کروں کیونکہ وہ ایسے عظیم الشان شخص تھے جنہوں نے آس کو یاس سے بدل دیا جو جسمانی اعتبار سے پتلے دبلے اور پستہ قد تھے، لیکن اخلاص وللّٰہیت اور اولوالعزمی

کے اعتبار سے بہت بھاری بھر کم تھے زبان میں اگرچہ لکنت تھی لیکن پھر بھی باتوں میں بڑی تاثیر تھی، ایک مرتبہ دورانِ تبلیغ انہوں نے ازراہِ محبت ایک شخص کے اوپر ہاتھ رکھ دیا تو وہ آگ بگولہ ہوگیا اور کہنے لگا کہ اگر تم نے پھر کبھی ہاتھ لگایا تو میں لٹھ مار دونگا، یہ سن کر مولانا مرحوم نے فوراً اس کے پاؤں پکڑ لیے پھر کیا تھا اس کا غصہ کافور ہوگیا اور نرم ہوگیا اور مارے شرم و ندامت کے پانی پانی ہوگیا اسی طرح ایک مرتبہ ایک میواتی نے غصہ میں آکر حضرت مولانا کو گھونسہ مار دیا اور وہ گھونسے کی تاب نہ لاکر زمین پر گر پڑے ہوش آنے پر مولانا نے فرمایا تم اپنا کام کر چکے اب میری سنو یہ دیکھ کر میواتی پاؤں میں گر گیا اور بولا کہ مجھے معاف کردو ورنہ میری بخشش نہ ہوگی، مولانا کا فرمان تھا کہ دین کی فروغ کیلئے جان دے دینا اور بے قیمت کر دینا ہماری تحریک کا خلاصہ ہے وہ اکثر یہ آیت پڑھا کرتے تھے، وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ اللہ کے راستے میں مشقت اٹھاتے ہیں اور سختیاں برداشت کرتے ہیں اور طرح طرح کے مجاہدات میں سرگرم رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کیلئے راستہ آسان فرما دیتے ہیں، حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے اخلاص اور اخلاق کا نتیجہ تھا کہ بہت سے بگڑے ہوئے انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا ہوا جو رہزن تھے وہ رہبر بنے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد نیکی اور دینداری کی طرف مائل ہوئے علماء حق سے انہوں نے اپنا رشتہ جوڑا، وضع قطع شکل وصورت اسلامی بنائی، زندگی کے مختلف شعبوں میں آنحضرت ﷺ کے مبارک طریقے زندہ ہوئے، انکے دلوں میں نیکی اور دینداری کا شوق

Scanned by CamScanner

پیدا ہوا۔

شمع رسالت کے پروانو! الحمدللہ آج بھی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے یہ الیاسی لشکر ہر طرح کے مصائب و پریشانی کو جھیل کر نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھر کر لوگوں کو دین کی دعوت دیتا ہے اور لوگوں کو دین کا داعی اور سپاہی بناتا ہے، حضرات! سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اپنی اصلاح اور تزکیۂ نفس ہو جاتا ہے اور رب چاہی زندگی گزرنے لگتی ہے، یہ چلتا پھرتا مدرسہ ہے اس میں داخلہ لے کر وضو اور غسل کے فرائض، فرائض نماز اور سونے جاگنے کی دعائیں کھانا کھانے کی دعائیں اور زندگی کے تمام احکام جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، آپ سیکھ سکتے ہیں اور قرآن وحدیث کے مطابق اپنی زندگی گزار سکتے ہیں۔

چلو آؤ خدا کے دین کی خدمت میں لگ جائیں
خدا کی راہ میں چل کر سراغِ زندگی پائیں

امت مسلمہ کے نوشگفتہ پھولو! آج دین برباد ہو رہا ہے اور بدعات و رسومات اور گمراہیاں عام ہو رہی ہیں، ماحول و معاشرے میں دین کا مذاق اڑایا جارہا ہے جس گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آتی تھی وہاں سے ویڈیو، ٹی وی اور گانے کی آوازیں آرہی ہیں اور ہر طرح کی برائیاں پائی جارہی ہیں اس لیے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ اٰیَةً فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الغَائِبَ کا پورا پورا خیال رکھیں یعنی اگر جو یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود کو پہنچادیں اور اگر کسی کو ایک بات بھی معلوم ہو تو وہ دوسروں کو بتا دے اور یہ اسی مبارک کام کا نتیجہ

ہے کہ کہاں یہ ہندوستان اور کہاں یہ جامعہ اسلامیہ اکل کوا اور کہاں فخرِ موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں آپ حضرات سنتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔

لہٰذا سبھی حضرات امت کی فکر لے کر پوری ہمت وقوت کے ساتھ دعوت وتبلیغ کو اپنائیں اور اپنی شکل وصورت، رفتار وگفتار، اخلاق واعمال کے ذریعہ لوگوں کو دین کی دعوت دیں، اللہ تعالیٰ ہم سبھی کو نیک عمل کی توفیق دے، آمین۔

نکل جاؤ خدا کے راستے میں اے مسلمانو!
لگاؤ مال و دولت راہِ حق میں اے مسلمانو!!
اگر تم دعوت و تبلیغ کی محنت میں لگ جاؤ
تو پھر اللہ سے فردوس کی سوغات پاجاؤ

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

Scanned by CamScanner

قلبِ مضطر روحِ غمگیں ہر نظر شعلہ فشار
چار سو چھائی ہوئی ہے ایک فضائے سوگوار
آہ رخصت ہو گیا بزمِ ہستی سے صدیق
پیشوائے علمِ دیں تہذیب کا پروردگار

Scanned by CamScanner

آہ جنیدِ وقت

وسرپرستِ جامعہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحبؒ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا المرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الموت جسر یوصل الحبیب الیٰ الحبیب ۔

وہ مردِ حق نما کہ مسلماں کہیں جسے   رشد و ہدیٰ کا مہر درخشاں کہیں جسے
وہ آفتاب صدق و صفا داعیٔ ہدیٰ   ہم رہنمائے منزل ایمان کہیں جسے

لائقِ صد احترام معزز علمائے کرام وحضرات سامعین! زندگی اپنی تمام تر رعنائیوں اور رنگینیوں سمیت بے وفا بھی ہے اور فانی بھی لیکن زندگی میں کچھ کر جانے والے نہ بے وفا ہوتے ہیں، نہ فانی، وہ اپنے کاموں اور کارناموں کے ذریعہ صدیوں زندہ رہتے ہیں جنید وقتِ عارف باللہ جناب قاری صدیق صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی ایک غیر فانی انسان تھے جن کے سانحۂ ارتحال پر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا

Scanned by CamScanner

زبان گونگی ہو گئیں، ہچکیاں بندھ گئیں، کلیجہ منہ کو آ گیا، اور کیوں نہ ہو جبکہ ہم سبھی ولیٔ کامل علم منطق کے ماہر علم و عمل کے پیکر اور صاحبِ تزکیۂ ظاہر و باطن سے محروم ہو گئے فرحمه الله رحمة واسعة وادخله الله الجنة

رہے گا رنج زمانے میں یاد گار تیرا
وہ کون دل ہے کہ جس میں نہ ہو مزار تیرا
موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے

حضراتِ محترم! حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ اوصاف و کمالات، تعلیم و تربیت، نظم و ضبط، فکر و نظر، یقین محکم، جہدِ مسلسل، مردم سازی اور جرأت و بے باکی میں اپنی مثال آپ تھے، وہ شیخ طریقت مبلغ دین، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، اخلاق نبی کی تصویر، منبر و محراب کی زینت، رشد و ہدایت کا سرچشمہ، تواضع وانکساری کا پیکر، علوم نبوت کے وارث، اس دور کے جنید و شبلی، جانشین اشرف و قاسم تھے کامیاب معلم، بہترین واعظِ شستہ بیاں ادیب مخلص رہنما، اسلامی شاعر، مصنف و مؤلف اور مربی تھے، اللہ رب العزت نے انہیں بلغوا عنی ولو ایۃً کا مجسم پیکر بنا کر بھیجا تھا اور اپنی زور بیاں کی حلاوت اور سوزِ دروں کی حرارت سے امتِ مسلمہ کی صلاح و فلاح کیلئے ضعف و پیری اور متعدد امراض کے باوجود لوگوں کو احکام الٰہیہ کا پیغام سناتے تھے، اور ان پر عمل پیدا کرنے کا جذبہ پیدا کرتے تھے کہ اصل مومن وہی ہے جس کی ہر ادا اور ہر

Scanned by CamScanner

لمحہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کیلئے وقف ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو خوش مزاجی اور خوش طبعی سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا ایسی بصیرت اور حکمت و دانائی عطا فرمائی تھی کہ لا ینحل مسائل منٹوں میں حل ہو جاتے تھے اندازِ تکلم ایسا کہ مشکل سے مشکل بات بھی مخالف کے دل نشین ہو جاتی حضرتؒ کو آقا مولیٰ جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ آتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے اور کافی دیر تک روتے رہتے تھے، اور ذکر اللہ اور تلاوتِ کلام اللہ سے اپنی زبان کو ہمیشہ تر و تازہ رکھتے تھے حتی کہ سفر میں بھی ہمیشہ قرآن کریم ساتھ رکھتے تھے، رفقائے سفر پر ضروری بات کرنے پر ناراض ہو جاتے تھے اور تلاوتِ کلام اللہ کی ترغیب دیتے تھے، حضرت قاری صدیق صاحب کے خاندان میں کئی صاحبِ کرامات بزرگ گذرے ہیں، خود حضرت قاری صاحبؒ کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں، بار بار طبیعت علیل ہوئی لیکن مرض الموت میں بتا دیا کہ لوگوں سے میرا سلام کہنا اور مدرسہ کا خیال رکھنا ان کے شیخ و مرشد حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظمِ اعلیٰ مظاہر علوم سہارنپور دورِ طالبِ علمی ہی سے ان کو پیار سے حافظ کہہ کر پکارتے تھے اور فرماتے کہ حافظ صاحب بچپن سے ہی ولی ہیں، اگر خدا محشر میں پوچھے گا کہ دنیا سے کیا لایا تو کہہ دوں گا حافظ صدیق کو لے کر آیا ہوں حضرت کے استاد حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی بھی یہی فرمایا کرتے تھے کہ خدا اگر کل پوچھے گا کہ کیا لیکر آئے ہو تو کہہ دوں گا صدیق اور ابرار کو لایا ہوں، ایک مرتبہ سفر میں رات کے وقت کچھ ڈاکوؤں نے حضرت کو گھیر

لیا، اور پوچھا کہ بیگ میں کیا ہے، حضرت نے فرمایا کہ مدرسہ کا روپیہ ہے تو ان لوگوں نے کچھ دیر توقف کے بعد خود ہی بحفاظت مدرسہ پہنچادیا، ان کی شخصیت کو غیروں نے بھی سراہا ہے بلاشبہ وہ نمونۂ اسلاف تھے، پورے ہندوستان کے علماء واکابرین اور دانشوروں سے جو حضرت کا تعلق رہا ہے وہ حضرت کے علم وتقویٰ، بے نفسی، للّٰہیت اور دنیا سے بے رغبتی کا اثر ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قاری صدیق صاحب اس دنیا میں نہیں رہے لیکن ان کی مطبوعات، مواعظ، تلامذہ، محبین، مریدین ومتوسلین اور خلفاء کی ایک بڑی تعداد ہے، جو کہ ان کا حقیقی اثاثہ اور ورثہ ہیں، اس علمی اور روحانی فیضان کا سلسلہ سدا بہار رہے گا، ان کی وفات ایک عالم کی نہیں، بلکہ ایک عالم کی موت ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے وہ علوم اسلامیہ کی ایک شمع تھے، جس سے پورا عالم منور ہورہا تھا، افسوس کہ وہ شمع بجھ گئی اور زبان حال سے یہ پیغام دے گئے کہ

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے بے مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

Scanned by CamScanner

حفظِ قرآن کی اہمیت وفضیلت

اَلحَمدُ للّٰہِ رَبِّ العٰلمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِینَ، قَال اللّٰہُ تبارکَ وتَعَالٰی فی القُرْاٰن المَجِیدِ والفُرقَان الحَمِیدِ فَاَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰن الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم اِنَّا نَحنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ وَقَالَ رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہِ عَلیہِ وَسلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۔

الٰہی رونق اسلام کے سامان پیدا کر
دلوں میں مومنوں کے الفتِ قرآن پیدا کر
نسیم صبح امن و عافیت ہر سو پکار آئی
مبارک ہو کہ اب گلشن میں قرآنی بہار آئی

قابل قدر جنابِ صدر وحضراتِ اساتذۂ کرام و برادرانِ اسلام اور عزیز دوستو! بندہ اس نورانی محفل میں قرآن کریم کی اہمیت پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ میری معروضات کوغور سے سنیں، میرے محترم ساتھیو! قرآن پاک وہ مقدس کتاب ہے جس سے ایمانی افکار اور اخلاقی قدروں کے پھول کھل جاتے ہیں قرآن کریم جوسر چشمۂ رشد و ہدایت، منبعِ اسرار وحکم خزینۂ رحمت و برکت اور مرکزِ فلاح ونجاح ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک کلام کورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر

نازل فرمایا جو خود حافظ تھے، اور حفظ قرآن کریم کی تعلیم کو پسند فرماتے تھے، ایک موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اعلیٰ اور بہتر وہ آدمی ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھلائے۔

حضرات! اپنے مقدس کلام کی حفاظت کا وعدہ خود رب العالمین نے لیا ہے چنانچہ ارشاد ہے، اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوۡنَ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کی تائید اس طرح فرمائی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے نازک سینوں میں اپنی کتاب مقدس کو محفوظ فرمادیا، تاریخ شاہد ہے کہ حفاظ کرام نے الفاظِ قرآن کی حفاظت فرمائی قراء حضرات نے اس کے لب و لہجے کو محفوظ رکھا، کاتبوں نے رسم الخط کا لحاظ رکھا، مفسرین و مجتہدین نے مفہوم و معانی کو صحیح رنگ میں پیش فرمایا اور ہر زمانے کے اہل ہوس اور تلبسات سے بچایا، غرضیکہ ہر زمانے میں ہر فن کے ماہرین نے اپنی اپنی نوعیت سے قرآن کی حفاظت فرمائی اور مدارسِ اسلامیہ نے تمام علومِ قرآن کی حفاظت فرمائی یہ تمام ہی حضرات اپنی اپنی نوعیت کے حساب سے قرآن کے محافظ ہیں مگر الفاظِ قرآن رٹنے اور یاد کرنے والوں ہی کو ''حافظ'' کے مبارک لقب سے ملقب و مشہور کیا گیا اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ کا پیغام حضرت جبرئیل علیہ السلام تاجدارِ مدینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لے کر آتے تھے تو آپ جلدی جلدی پڑھنے لگتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ کہ قرآن کریم کا سینے میں جمع کر دینا اور پڑھوا دینا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

امتِ محمدیہ کے متوالو! قرآن حفظ کرنا باعث نجات ہے اور خیر و

Scanned by CamScanner

برکت کا ذریعہ ہے، جس قلب میں قرآن ہے وہ فرمان الٰہی کا مرکز ہے، جس دل میں قرآن کریم ہے وہ معرفت الٰہی کا محور ہے تو پھر کیوں نہیں وہ جنتی ہو سکتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو حفظ کرائے تو اس کو قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا تو باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتی کہ اس طرح تمام قرآنی آیات مکمل ہوگی، اللہ اکبر! ایک حدیث میں آیا ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بدرجہا زیادہ ہوگی۔

محترم حضرات! حفظ قرآن کریم کی جتنی فضیلتیں ہیں اتنی وعیدیں بھی ہیں، اس لیے حافظ قرآن کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے کو گناہوں سے باز رکھے، اور نوافل میں اور چلتے پھرتے قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہے، اگر کوئی حافظ قرآن، قرآن پڑھنا چھوڑ دیتا ہے یا برائی میں ملوث ہو جاتا ہے تو قرآن اس کے سینے سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے پیاسی اونٹنی پانی کی طرف دوڑتی ہے، آج کے دور میں بہت سے حضرات حفظ قرآن کو فضول سمجھتے ہیں، جبکہ آقائے مدنی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک حافظ دس جہنمیوں کو جنت میں لے جائے گا۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر   ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر
جسے فضول سمجھ کر بجھا دیا تو نے   وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

محترم حضرات! زندگی کا کون سا ایسا حصہ ہے جو قرآن سے درست

نہیں ہو سکتا یہی وہ قرآن ہے کہ جب مکہ کی گلیوں میں پڑھا جاتا تھا تو راستہ چلتے مسافر رک جاتے تھے اور بغور سننے لگتے تھے یہی وہ قرآن ہے جو جانور کو مچلنے پر مجبور کر دیتا یہی وہ قرآن ہے جس نے مردہ دلوں کو زندگی بخشی، سوتوں کو جگایا، روتوں کو ہنسایا اور ہنسنے والوں کو رلایا، یہی عمر ابن خطاب ہیں جو اسلام اور قرآن کے جانی دشمن، کفر کے شیدائی، اسلام کے مٹانے پر کمر بستہ، اور ایسی پتھریلی زمین کہ بارش کا ایک قطرہ بھی نہ رکے لیکن جب قرآن کریم کی بارش برسی تو پتھر کے سینے میں آبِ حیات بھر گیا، اسلام کی قوت دوبالا ہوگئی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جنوں کے کوچے میں وہ دلفگار ہو کے چلا
شکار کرنے کو آیا شکار ہو کے چلا

حضراتِ گرامی! اس لیے آپ بھی قرآن سے محبت والفت پیدا کیجئے اور قرآنی احکام پر عمل کیجئے اور اپنے نونہالوں کو حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال کیجئے اس مقصد کے تحت ہر زمانے میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور یاد کرانے کے لیے تعلیم گاہیں بنائی گئیں اور حفظ کے اساتذہ رضائے الٰہی اور بقائے کلامِ خداوندی کیلئے بے لوث خدمات انجام دیتے رہے، آج کے دور میں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو چلیے تھوڑی دیر کیلئے ہم آپ کو جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کے درسی ماحول میں لے چلتے ہیں، جہاں کوئی استاد شاگرد کو بلاتا ہے، قرآن سامنے ہوتا ہے نگاہ آیاتِ مبارکہ پر، توجہ خالق ومالک کائنات کی طرف اور دل کی گہرائی سے جو آواز نکلتی ہے ادھر شاگرد مخارج کی ادائیگی، تلفظ کی درستگی، آواز کی تازگی کو دہراتا ہے تو ایسا منظر پیش

Scanned by CamScanner

کرتا ہے جو قابل بیان نہیں۔

جامعہ اسلامیہ میں حضرت الحاج مولانا غلام محمد صاحب وستانوی دامت برکاتہم شعبۂ تحفیظ القرآن کو مؤثر بنانے کیلئے ہمیشہ لائق و فائق اور ماہر اساتذۂ کرام کا انتخاب فرماتے ہیں انہیں اس خدمات پر مبارکباد دینی چاہیے، حضرت مولانا وستانوی صاحب بہت خوش ہوتے ہیں، جب طلبہ حفظ مکمل کر لیتے ہیں، مجلس بلائی جاتی ہے، طلبہ اور اساتذہ کے علاوہ مہمانانِ کرام بھی حاضر ہوتے ہیں، دعا پر مجلس ختم ہوتی ہے، یہ سلسلہ آج بھی قائم ہے اور تادیر قائم رہے گا، انشاء اللہ رب کریم جامعہ اسلامیہ کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کے فیض کو دور تک پہنچائے اور امت کیلئے مفید تر بنائے، آمین۔

کلام اللہ کو دل میں بساؤ اے مسلمانو!
خدا کی ذات ہی سے لو لگاؤ اے مسلمانو!
زمانے میں خدا کا آخری پیغام قرآن ہے
اسی کو مقصدِ اصلی بناؤ اے مسلمانو!

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

استاد کا ادب واحترام

حَامِداً وَّمُصَلِّیًا وَّمسلماً فَاَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ، قالَ اللّٰہُ تبارَک وَتعالٰی فِی القُرانِ المَجِیدِ وَالفُرْقان الحَمِیدِ فَاسْئَلُوا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، وقَال رسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علَیہِ وَسلَّم کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ .

ادب جو ہر نایاب ہے یہ جس میں ہوتا ہے
وہی پاتا ہے فیض شیخ اور بافیض ہوتا ہے
جو تم اس کی خدمت بجا لاؤ گے
تو خادم سے مخدوم بن جاؤ گے

محترم صدر و معزز اساتذہ کرام وتشنگانِ علوم نبوت اور عزیز دوستو! خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا بے حد احسان وکرم ہے کہ اس پاکیزہ محفل میں مجھ جیسے حقیر سراپا تقصیر کو استاذ کے ادب واحترام کے متعلق کچھ دیر لب کشائی کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اخلاص کے ساتھ اصلاحی باتیں کہنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرات! ہم لوگ حصول علم کیلئے جامعہ اسلامیہ اکل کوا آئے ہیں اور الحمد للہ اس کی چہار دیواری اور اساتذہ کرام کی محنت ومشقت سے اپنے مشن اور مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

بردرانِ محترم! آج کے دور میں مدارس کے طلبہ میں اساتذہ کرام کے ادب واحترام کا جذبہ بہت ہی کم رہ گیا ہے، یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے جبکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون** جس چیز کو تم نہیں جانتے ہو، اس کو اہل علم حضرات سے پوچھو، اللہ رب العزت نے اہل علم یعنی اساتذہ کرام کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی ہے، اس لیے اساتذہ کرام کی قدر ومنزلت شاگردوں کے قلب میں ہونی چاہیے، وہ ہمیں علمی میدان میں آگے بڑھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں، جس گھڑی بھی ہم ان کے سامنے کوئی علمی نکات اور باریکیاں پوچھنے جاتے ہیں، تو وہ شفقت ومحبت سے اور بشاشت کے ساتھ ہمارے ذہن ودماغ میں اتارنے کی پوری کوشش کرتے ہیں، اور ہمیشہ طلبہ کے ضمیر کو درست کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں، اور چست وچالاک بنانا چاہتے ہیں، علم کے زیورات سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں اور زندگی میں چار چاند لگانا چاہتے ہیں، اس لیے جہاں تک ہوسکے ان کی عزت کیجائے، اور دل وجان سے ان کی خدمت کی جائے، اساتذہ کو خوش رکھنے سے علم کا فیض منتقل ہوتا ہے اور وہی علم نافع ہے۔

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر استاذ کی خدمت
نہیں ملتا ہے یہ گوھر بادشاہوں کے خزینے میں

عزیز دوستو! بلب میں تب ہی روشنی آسکتی ہے جبکہ اس کا کنکشن پاور ہاؤس سے ہو، اسی طرح علم بھی ایک روشنی ہے، استاذ روشنی کا محور اور مرکز ہے اور ان کا ادب واحترام کنکشن ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کروتو اس کیلئے متانت اور وقار پیدا کرو جس سے تعلیم پاتے ہو اور جس سے تعلیم لیتے ہو، دونوں سے عاجزی برتو، اپنے کو اس سے کم تر اور حقیر جانو، دولت کے گھمنڈ کی طرح علم کا گھمنڈ بھی ہوتا ہے جس طالب علم میں گھمنڈ کی آگ لگ گئی اور اسکی وجہ سے وہ اپنے کو استاد سے بڑا جاننے لگا تو وہ آگ اس کے علم کو جلا ڈالے گی، اس لیے اے طالبو! ہمیشہ احتیاط برتو، کہ اپنے آپ کو استاذ سے برتر اور اعلیٰ نہ سمجھو، علم یقین و ظہور کا نام ہے، اور یہ درحقیقت استاذ کا ادب اور ان کی عزت کرنے سے آتا ہے، نالائق شاگردوں کو تو علم مل جاتا ہے لیکن استاذ کا ادب واحترام نہ کرنے کی وجہ سے اس کی روشنی سے وہ محروم رہتا ہے۔

تکبر نے کیا ابلیس کو مردود جنت سے　　الٰہی تو بچا ہم کو تکبر کی نحوست سے

برادران مشفق! آج کے دور میں جس درسگاہ میں نرمی ہوتی ہے وہاں طلبہ بڑے بیباک ہو جاتے ہیں ادب واحترام کیا چیز ہے علم اور صاحب علم کا کیا مقام و منصب ہے ان کے دل سے چلا جاتا ہے باشعور ہوتے ہوئے لاشعور بن جاتے ہیں اگر آپ علم کا سمندر اور قوم کا داعی اور سپاہی بننا چاہتے ہیں تو اپنے اسلاف کے حالات کو دیکھئے فقیہہ زماں، امام المسلمین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مسئلہ درپیش آیا کہ کتا کب جوان ہوتا ہے بہت سے اہل علم سے پوچھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا گھر کی مہتر نے بتادیا اس دن سے آپ اس جھاڑو کش کا بھی احترام کرتے تھے تو کیا اس سے آپ کی شانِ علمی میں کچھ کمی ہوگئی، بلکہ آپ کی شان اور بھی نرالی ہوگئی، اسی طرح مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ

علیہ کا واقعہ ہے کہ ایک دن ان کے استاد نے بغیر کسی قصور کے سخت پٹائی کی، حضرت نے بشاشت کے ساتھ اس کو برداشت کیا، اور اپنے استاذ کی طرف دیکھا بھی نہیں، تو پھر زندگی میں اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف اور دین کا جو کام ان سے لیا وہ ظاہر و باہر ہے، اور حضرت فرمایا کرتے تھے کہ یہ استاد کے مار کی برکت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جب تم اپنے استاذ کے پاس جاؤ تو پہلے ان کو سلام کرو پھر دوسروں کو سلام کرو اور ہمیشہ ادب و احترام کو ملحوظ رکھو خبر دار درس کے وقت کوئی نازیبا حرکت مت کرنا استاذ سے پوچھنے اور سوال کرنے میں کوئی روک ٹوک نہیں معلم کتاب و حکمت کا ارشاد ہے کہ لاعلمی کا علاج سوال ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصاری عورتوں پر خدا کی رحمت ہو کہ وہ دین کی بات سیکھنے کیلئے سوال سے نہیں رکتی تھیں علم تلاش کرنے سے ملتا ہے اور سوال سے اس کی گرہیں کھلتی ہیں اور عقل و شعور کی دنیا روشن اور منور ہوتی ہے، علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی ہے لیکن بلا ضرورت سوال نہیں کرنا چاہیئے اسی طرح استاذ کی جگہ پر نہ بیٹھے استاذ سے پہلے بولنا شروع نہ کرے درسگاہ میں اپنی آواز بلند نہ کرے اساتذہ اور اہل علم کی مجلس میں نصیحت آموز باتیں ہوا کرتی ہیں اس لیے غور و فکر کے ساتھ سننی چاہیئے اور ان کے حق میں دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اپنے اساتذہ کرام کی عزت و احترام اور ان کی قدردانی کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

Scanned by CamScanner

سنو اے طالبان علم استاذوں کی خدمت سے
مزین ہو کے نکلو گے یقیناً علم و حکمت سے

جو کوئی شان میں استاذ کی کرتا ہے گستاخی
اسے ہر موڑ پر لاریب آتی ہے محرومی

اگر کچھ مرتبہ چاہے تو کر استاذ کی خدمت
کفش برداریٔ استاذ سے پائے گا تو عظمت

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

سود کی حرمت اور اس کے نقصانات

اَلحمدُ للّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ اِلٰی یَومِ الدِّیْنِ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا .

سود کی حرمت ثابت ہے لا ریب کتاب و سنت سے
حق نے خطاب عام کیا یوں دیکھو ساری امت سے
سود کا اک درہم بھی سنو! چھتیس زنا سے بڑھ کر ہے
سود ہے نجس عین سنو! یہ سوٗر سے بھی بد تر ہے
سود کے بارے میں کچھ باتیں پیش ہیں گوش دل سے سنو
سود سراپا لعنت ہے اے اہل ایماں اس سے بچو!

میرے محترم دوستو اور قابل صد احترام حاضرین جلسہ! آج میں اس پاکیزہ محفل میں سود کی حرمت اور اس کی نقصانات کو بیان کرنا چاہتا ہوں اللہ سے دعا کریں کہ مجھے صحیح بولنے کی توفیق دے، آمین۔

حضرات سود ایک ایسا لفظ ہے جس کو ہر خاص و عام جانتا ہی نہیں بلکہ اچھی طرح واقف بھی ہے سود خوری کا طریقہ دنیا میں آج نہیں پیدا ہوا، بلکہ اسلام کے ظہور سے پہلے بھی یہ سلسلہ جاری تھا لیکن آج کے دور میں اس بدترین فعل کو اس قدر عام کر دیا گیا ہے کہ لوگ اپنی کم عقلی اور بدبختی کی وجہ

Scanned by CamScanner

سے معاشیات واقتصادیات اور تجارت کیلئے ریڑھ کی ہڈی سمجھنے لگے جبکہ یہ مسلم معاشرے کیلئے دیمک کی حیثیت رکھتا ہے، جوانسان کواندر سے بالکل کھوکھلا کر دیتا ہے یہ دنیا کا مشاہدہ ہے کہ سود کی نحوست کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں خاندان اور فیملی نان شبینہ کے محتاج ہو گئے اور لاکھوں کی جائداد کوڑیوں کے مول فروخت ہوگئی۔

ملتِ اسلامیہ کے پروانو! ہم سب کے آقا و مولیٰ کملی والے جناب محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے، اور گواہ بننے والے، پر لعنت فرمائی ہے، اور اعلان خداوندی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام قرار دیا سود کی لعنت کی وجہ سے بہت سے غریبوں کے گھر ساز وسامان، زیورات اور زمین وجائداد ختم ہو جاتی ہے، اور بعد میں انہیں در بدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں، یہ سیٹھ مہاجن اور پونجی پتی والے سودی نظام کے ذریعہ انسانیت سوز مظالم ڈھارہے ہیں اور غریبوں کا خون چوس رہے ہیں، اور غریب و نادار کو ہمیشہ غریب رہنے پر مجبور کرتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ ہمدردی اور غمخواری کی تمام راہوں کو مسدود کر دیتے ہیں۔

محترم عزیز ساتھیو! سودی لین دین اور کاروبار سے اللہ تعالیٰ کس قدر ناراض ہیں، اس کا اندازہ آپ اس آیت سے بخوبی لگا سکتے ہیں، ارشاد ربانی ہے کہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وذروا ما بقی من الربٰوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللّٰہ ورسولہ اے ایمان والو! اگر تم واقعی مسلمان ہو تو اللہ سے ڈرو، اور تمہارا جو سود باقی رہ

Scanned by CamScanner

گیا ہے اس سے درگزر کرو، اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

حضراتِ گرامی! آپ سود کی نحوست اور گناہ کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگا سکتے ہیں، جسمیں آقائے مدنی جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے تہتر درجات ہیں، اور ان کا کم سے کم گناہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے، اور مزید ارشاد فرمایا کہ سود کا ایک درہم لینے کا گناہ چھتیس مرتبہ ماں سے زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے جبکہ زنا خود ایک شدید ترین گناہ ہے اور وہ بھی ماں کے ساتھ اس کا مرتکب ہونا تو سود کے آخری درجے کا گناہ کس قدر شدید ہوگا، اللّٰھم احفظنا منہُ .

اے دنیا میں رہنے والو! سود کی حرمت یاد کرو!

اس کی نحوست یاد کرو! اور اس کی لعنت یاد کرو!

محترم بزرگو اور دوستو! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج میں تشریف لے گئے تو جہاں آپ ﷺ کو جنت وجہنم اور انبیاء کرام کا دیدار کرایا گیا وہیں آپ نے سود خوروں کو بھی دیکھا جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں کی مانند تھے یہ وہی بیاج اور سود کھانے والے تھے جو دنیا میں لوگوں سے مقروضہ روپے سے زیادہ وصول کیا کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم ایک سرخ نہر پر پہنچے تو دیکھا کہ اس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا اور کچھ لوگ بمشکل کنارے کی طرف آتے ہیں، اور فرشتے کنارے پتھر لیے بیٹھے رہتے ہیں اور زبردستی منہ پھاڑ کر پتھر اس کے پیٹ میں ڈال دیتے ہیں، میرے دوستو! یہ ہے سود خوری کا انجام سود خور کے

Scanned by CamScanner

متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا الذین یاکلون الربٰوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہُ الشیطٰن من المس، یعنی جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے قیامت میں قبروں سے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنا دے لپٹ کر یعنی حیران و مدہوش۔

ملت اسلامیہ کے پاسبانو! آج کل ہم لوگوں کو ہر وقت پیٹ کی فکر رہتی ہے مال حاصل کرنے اور پیٹ بھرنے کیلئے حلال اور حرام کی پرواہ نہیں رہی، مال و زر کیلئے اپنے کو شتر بے مہار کی طرح بالکل آزاد سمجھا جا رہا ہے جبکہ ایک مسلمان کیلئے پہلی اور آخری چیز شریعت اسلامیہ ہے نہ کہ عقل، سود اسی لیے حرام ہے کہ اس میں صاحب مال اپنے لیے نقصان کے کسی پہلو کا روادار نہیں ہوتا بلکہ نفع ہی نفع کا طالب ہوتا ہے آدمی کو اپنی آمدنی کے ذرائع پر بہت گہری نظر ہونی چاہیئے، آمدنی اگر حرام ہو تو نہ اسکی دعا قبول ہوتی ہے، نہ اس کے صدقات قبول ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یمحق اللہ الربٰوا ویربی الصدقات، اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھا دیتا ہے سود کا آخری نتیجہ فقر و فاقہ اور تنگدستی میں مبتلا ہونا ہے، سود خوار خواہ کتنا بڑا مالدار کیوں نہ ہو، اسکے مال میں غیر محسوس طریقے پر آفت آتی ہے، سماج کے نادار اور غریبوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والو! کان کھول کر سن لو، تمہیں وہ مال کبھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے، اور معاشرے میں کبھی عزت کی نگاہوں سے تمہیں نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

رشوتیں سود کھا کھا کے اے غافلو!
خوب موٹے ہوئے ذرا سوچ لو!

سب قیامت میں چربی پگھل جائے گی
بے نمازی کی صورت بدل جائے گی

میرے دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزی کو دور مت سمجھو، کوئی آدمی اس وقت تک مر ہی نہیں سکتا جب تک کہ جو اس کے مقدر میں روزی لکھ دی گئی ہے، اس کو نہ مل جائے لہٰذا حلال روزی کماؤ، اور حرام کو چھوڑو، اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو حرام کمائی سے بچائے، اور سچی توبہ کی توفیق دے، آؤ! ہم عہد کریں کہ ہم ہرگز ناجائز اور حرام کمائی کے طریقوں سے مال نہیں کھائیں گے، اور سودی کاروبار سے دامن بچائیں گے، تاکہ سود کے وبال سے بچ سکیں، اللہ ہمیں عمل کی توفیق دے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned by CamScanner

مدارسِ اسلامیہ اور طلباء کی ذمہ داری

اَلحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ، قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وتَعَالٰی فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ .

پگھلنا علم کی خاطر مثال شمع زیبا ہے
بغیر اس کے نہیں پہچان سکتے ہم خدا کیا ہے
اگر ہوتا زمانے میں حصول علم بے محنت
تو ساری ہی کتابیں ایک جاہل دھو کے پی لیتا

برادرانِ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے جانبازو! ہندوستان ہمیشہ اسلامی تعلیم وتربیت تہذیب وتمدن، دعوت وتبلیغ، اشاعت القرآن والسنۃ کا گہوارہ رہا ہے، اس ملک میں جب بھی دین متین کی نورانی شکلوں کو مسخ کرنے کی سازش رچی گئی اور روح اسلام کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کی گئی تو ان حالات کو دیکھ کر سب سے پہلے اہل اللہ اور علمائے دین کے قلوب بے چین ہوے جنہوں نے دنیا کو انسانیت کا پیام وفا کا پیغام اور یقین محکم کی دعوت اور عمل پیہم کی ندا دی، جن مقدس ہستیوں کو دنیائے اسلام ان آداب والقاب سے پکارتی ہے قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ

Scanned by CamScanner

اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند، عبقری الدہر حضرت مولانا سعادت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی مظاہر علوم سہارنپور، مجدد علم وعرفان حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ و بانی جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر، داعی الی اللہ حضرت مولانا الیاس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ مرکز دعوت وتبلیغ حضرت نظام الدین نئی دھلی، انہیں جیسی مقدس ہستیوں اور جبال العلوم والفنون نے دنیا کے گوشے گوشے چپے چپے میں مکاتب، مدارس، مراکز، مساجد اور خانقاہوں کا ایسا پائیدار جال بچھایا اور دعوت وارشاد اور تعلیم وتربیت کا ایسا بیج ڈالا جو مٹائے نہ مٹ سکے اور پوری ملت اسلامیہ ان کے انوار وبرکات سے سیراب ہورہی ہے، ان حضرات کے لگائے ہوئے تناور درختوں کا سایہ اتنا دراز ہوا کہ بہت سے کفرستان چمنستان محمد کا باغ ہو گئے، یہ مدارس اسلامیہ دین کے قلعے اور بنیادی اساس ہیں۔

محترم حضرات! مدارس اسلامیہ اسلامی کلچر اور ثقافت کے آئینہ دار ہیں یہ اخلاص واخلاق اور ایمان ویقین کے سرچشمے ہیں، مدرسہ وہ کارخانہ ہے جہاں دین کے داعی اور اسلام کے سپاہی تیار کیے جاتے ہیں مدرسہ وہ فیکٹری ہے جہاں قلب ونگاہ اور ذہن ودماغ اسلامی سانچے میں ڈھالے جاتے ہیں، مدرسہ وہ جگہ ہے جہاں سے شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہوتا ہے مدارس میں پڑھنے والے دہشت گرد نہیں ہوتے بلکہ مدارس میں تعلیم و تربیت پاکر امام القائدین حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فخر المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری مفکر و مدبر حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، علامہ شبیر احمد عثانی، مولانا مناظر

Scanned by CamScanner

حسن گیلانی، مولانا حسین احمد مدنی، اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسی شخصیتیں پیدا ہوئی ہیں، اور انہی مدارس میں پروان چڑھنے والے عارف باللہ جناب قاری صدیق صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ، خادم القرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی جیسے لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں۔

مدارس سے ہوتے ہیں علم کے کوہِ گراں پیدا
مدارس سے ہوئے ہیں ملک ودیں کے پاسباں پیدا
مدارس ہیں سلام و امن و صلح کل کے گہوارے
مدارس سے ہوئے ملت کے سچے باغباں پیدا

الغرض اسلام کا علم کے بغیر پایا جانا بہت ہی مشکل ہے جس طرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح اسلام بغیر علم کے برقرار نہیں رہ سکتا اگر علم کا چشمہ خشک ہو جائے تو اسلام اور دین اسلام سب کا دم گھٹنے لگے گا، حضرات گرامی! دراصل مدارس اسلامیہ میں اسلام کے پودے کی آبیاری کی جاتی ہے اور پھر وہاں سے اسلام کے سپاہی مبلغ و مفسر و محدث و محقق تیار ہو کر عالم میں جا کر اسلام کی دعوت و تبلیغ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

گلشن اسلامیہ کے نوشگفتہ پھولو! تم ہی قوم کے لیڈر بننے والے ہو اور تم ہی قوم کا سرمایہ ہو، تمہارے ہی جذبات پر قربانیوں کی عمارتیں کھڑی کی جاتی ہیں، تمہارے ہی قول و بیان پر عزائم کی بنیادیں کھڑی کی جاتی ہے، ساری بھٹکی قوم کی آہیں اور بے دست و پا لوگوں کی آہیں تمہاری منتظر ہیں، تم ان خدامست بزرگوں کی چھاؤں کے تربیت یافتہ ہو جنہوں نے اسلام دشمن کو اپنی حرارت ایمانی سے پگھلا کر اور انگریز کے آہنی دیواروں کو اپنے

Scanned by CamScanner

جذباتِ ایمانی کے بھڑکتے شعلوں سے گرا کر یہ اعلان کر دیا کہ اے اسلام کے خلاف آواز اٹھانے والو! سنبھل جاؤ، اپنے ارادوں سے باز آجاؤ، اپنے ہاتھوں کو روک لو اور اپنے ذہنوں کو اسکے خلاف سوچنے سے بچالو، تم یہ سمجھتے ہو کہ تاثیر اسلام ختم ہو چکی ہے، ہر گز نہیں اسلام آج بھی وہ بادل ہے جس میں مادۂ آتش فشاں پنہاں ہے وہ راکھ کا ڈھیر ہے جس میں ایسی دبی چنگاری ہے جو خرمن کفر کیلئے آتش نمرود سے کم نہیں وہ ایسا سمندر ہے جس کی لہروں کی ہر کروٹ ایک نئے انقلاب کا پیغام دیتی ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
جتنا کہ دباؤ گے اتنا ہی یہ ابھرے گا

ہمدردانِ قوم وملت اور شمع محمدی کے پروانو! تم اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرو، محمد ابن قاسم جیسا جذبہ پیدا کرو اگر کوئی ایسا وقت آجائے جس سے انسانیت مضطرب ہو اور اسلام کو آگ لگنے کا اندیشہ ہو، تو آگ میں کود جانے، سمندر میں چھلانگ لگانے، تپتے ہوئے صحراؤں کا رخ کرنے شعلے ابلتے ریگستان میں نعرۂ تکبیر بلند کرنے اور پہاڑوں سے ٹکرانے میں دریغ نہ کرنا، اور اپنے خون کے آخری قطرے تک دین مصطفوی کے گلشن کی آبیاری کرنے اور برفانی میدانوں میں اسلام کے پھول کھلانے، کفر و شرک کی ناپاک زمینوں اور بدعات وخرافات کے منحوس چمن کو بے آب وگیاہ ریگستان بنا کر موت کو ہنستے کھیلتے گلے لگا کر ابدی نیند سو جانا۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے دستِ غیب سے ابوذر کا تقویٰ، حضرت عمر کی شجاعت، حضرت علی کی قوتِ بازو، حضرت خالد کی تلوار

Scanned by CamScanner

اور محمد بن قاسم کا حوصلہ عطا فرمائے آمین۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا، شجاعت کا، عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

یہ ملت منتظر ہے پھر نئی شیرازہ بندی کی
زمانہ منتظر ہے آج پھر تیری قیادت کا

رہو ثابت قدم بحرِ حوادث کے تھپیڑوں میں
کہ وقتِ امتحاں ہے تیرے جذب استقامت کا

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

بدعتیوں کے مسیحا پر ایک نظر

اَلحمدُ لِلّٰهِ وَ کفٰی وَسَلامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطان الرَّجِیمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، وَقالَ رسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّکُلُّ ضَلالَةٍ فِی النَّارِ اوْ کَمَا قالَ علیه الصلوٰةُ والسلامُ .

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

محترم جنابِ صدر اور قابلِ قدر اساتذۂ کرام اور عزیز ساتھیو! اسلام پر یورشیں اور اس کے خلاف سازشیں کوئی نئی بات نہیں ہادی الامم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت میں بے شمار فرقۂ ضالہ و باطلہ پیدا ہوں گے، معتزلہ ہو یا خوارج کرامیہ ہو یا جہمیہ شیعہ ہو یا روافض قادیانی ہو یا رضا خانی، غرض یہ کہ دنیا بھر میں باطل طاقتیں اپنی بددینی اور اور بدعقیدگی کا کلہاڑا لیکر دندناتی پھر رہی ہیں اور ہر خاص و عام اسکی ضربوں سے پیدا ہونے والی آوازوں پر چونک اٹھتا ہے کہیں فتنۂ بریلویت بدعات وخرافات اور تکفیری سازش کا پرچم لہرا رہا ہے تو کہیں مودودیت مقام صحابہ وقار صحابہ پر دھاوا بول رہا ہے تو کہیں سے قادیانیت ناموس رسالت و نبوت پر حملہ آور ہے، تو کہیں شیعیت دین محمدی کو مسخ کرنے کی سازش کر رہا ہے اور ہر ایک قرآن وحدیث کو اپنا مستدل بنا کر اسکی روح کو پامال کرتا

Scanned by CamScanner

ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز　　چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

عزیز دوستو اور ملت اسلامیہ کے پاسبانو! تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہی کوئی نہ کوئی فتنہ ابھرتا ہی رہا اور اسلام کے روشن چراغ کو گل کرنے کے لیے کتنے قارونِ زمانہ اور فرعونِ وقت نے جنم لیا، لیکن پروردگار عالم نے ہر فرعون کے لیے کسی موسیٰ کو پیدا فرما کر اس کا قلع قمع کر دیا، چنانچہ جب ارتداد کا فتنہ رونما ہوا، تو یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا دنداں شکن جواب دیا، جب مسیحیت نے اپنا زور دکھایا تو حضرت مولانا مونگیریؒ نے اس کی کمر توڑ دی، جب مرزائیت اور قادیانیت نے اپنا زور دکھایا تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری، علامہ انور شاہ کشمیری اور مولانا اسمٰعیل کٹکی نے اس کو ہباءً منثورًا کر دیا، جب مودودیت نے اپنی چال دکھانی شروع کی تو مولانا ابوبکر غازی پوری نے اس کے چھکے چھڑا دیئے، جب رضا خانیت اُبھر کر سامنے آئی تو مولانا سرفراز صفدر اور مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری اور مولانا سید طاہر حسین صاحب گیاوی نے اسے خاک میں ملا دیا، غرض کہ ہر زمانے میں جہالت وضلالت کا جو بھی فتنہ اٹھا اس کی سرکوبی کے لیے اہل حق میدان میں سربکف اترے اور ہر نئے فتنے کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہی دم لیا۔

محترم حضرات! لیکن افسوس تو اس بات پر ہے کہ جس دین کے لیے حضرت بلال حبشیؓ کو کوڑا لگایا گیا، اور مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا اور پتھریلی

Scanned by CamScanner

زمین پر لٹایا گیا، جس دین کے لیے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش کیا، جس دین کے لیے حضرت سمیہؓ کو شرمناک طریقے پر شہید کیا گیا، جس دین کے لیے امام ابو حنیفہؒ کا جنازہ جیل سے نکلا، اور امام احمد بن حنبلؒ کی پیٹھ پر کوڑے لگائے گئے، جس دین کے لیے احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید کو بالاکوٹ کی پہاڑی پر ذبح کر دیا گیا، جس دین کے لیے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اور شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی نے کالا پانی کے مصائب برداشت کیے، جس دین کے لیے علمائے دیوبند پھانسی کے تختے پر چڑھائے گئے اور اکابر نے مصائب وآلام کو برداشت کیا، آج اسی دین کو احمد رضا خاں بریلی نے بدعات وخرافات کے ساتھ خلط ملط کر کے اس کی اصلی تصویر کو مسخ کر دیا اور گھٹا بڑھا کر اسے شریعت جہالت اور سنت و بدعت کا معجون مرکب بنا دیا، مصنوعی عشق نبی کا لبادہ اوڑھ کر جہلاء اور ان پڑھ لوگوں کو گمراہ کر دیا، یہ مجدد بدعت احمد رضا خاں بریلی ۱۸۵۶ء بریلی میں پیدا ہوا، اور تھوڑی موڑی تعلیم حاصل کر کے خود ساختہ علامۂ وقت اور مجدد دوراں بن گیا، اور اپنے حلقۂ مریدین و معتقدین میں امام العصر، پیر طریقت، ملت کا مجاھد اور پاسبان امت کہلایا اور عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی رہتے ہیں، یہ ایسا ناپاک شخص ہے جس کی ناپاک حرکتوں کے لکھنے سے قلم شرمندہ ہے زبان بیان کرنے سے قاصر ہے اور عقل تسلیم کرنے سے عاجز ہے آج اسلام احمد رضا خاں بریلوی کے کرتوتوں پر ماتم کناں ہے اور دین میں اسکی ایجادات واختراعات قابل مذمت ہیں۔

Scanned by CamScanner

مجھے اپنوں نے لوٹا ہے یہ غیروں میں کہاں دم تھا
میری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی بہت کم تھا

محترم سامعین! یہ بریلوی حضرات جو محبان نبی اور عاشقان رسول ہونے کا دعوی کرتے ہیں، ظاہری دعویٰ تو خوب کرتے ہیں، لیکن اندر سے بالکل کھوکھلے ہیں، اگر ان کی ماضی کی تاریخ دیکھی جائے تو یہ کہیں علماء دیوبند کو کافر کہتے نظر آئیں گے، تو کہیں قرآن کریم میں معنوی تحریف کرتے نظر آئیں گے، تو کہیں جہاد کے خلاف فتویٰ دیتے نظر آئیں گے، تو کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ثابت کرتے اور ان کی بشریت سے انکار کرتے نظر آئیں گے، تو کہیں آپ ﷺ کو حاضر و ناظر ثابت کرتے نظر آئیں گے، تو کہیں قیام میلاد کو ضروری قرار دیتے نظر آئیں گے، غرض کہ ایسی بدعات و رسومات کے دلدادہ و عمل پیرا نظر آئینگے، جن کا قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

کسی نے بڑے اچھے انداز میں اسکا نقشہ یوں کھینچا ہے:

جنہیں دین احمدی کا ذرا بھی پتہ نہیں ہے
میرا ان بریلیوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے
یہ ہیں قبر کے پجاری، یہ ہیں حسن کا شکاری
یہ جو عرس کر رہے ہیں کبھی بھی روا نہیں ہے

ادارہ فیضان حضرت گنگوہی رح

اللہ تعالی مخالفین علمائے حق اور بدعات و رسومات کے رواج دینے والوں کو دین کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Scanned by CamScanner